عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

جلد نمبر ۸
شمارہ نمبر ۳۴

تذکرہ شہداء جنگ یمامہ

اے جان دینے والو! محمد ﷺ کے نام پر
ارفع بہشت سے بھی تمہارا مقام ہے

عقیدہ رسالت اور حواتین اسلام

عجز انکساری خاکساری اور تواضع

دولت یا عزت

ایک قادیانی مغالطہ اور اس کا جواب

مساوات مرد و زن کا نعرہ

جب قادیانیوں نے اکھنڈ بھارت کی سازش کی تھی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی مدظلہ

ترتیب ـــــ : مولانا منظور احمد الحسینی

طلاق کا مسئلہ

ایک صاحبہ کراچی

عرض یہ ہے کہ میری شادی کو تقریباً ۲۲ سال کا عرصہ گذر گیا ہے اس عرصے میں میرے ہاں دس بچے پیدا ہوئے ۴ لڑکے اور ۶ لڑکیاں۔ سات سال سے میرے گھر میں جھگڑا ہو رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ میرا شوہر حد سے زیادہ شکی مزاج ہے۔ دوستوں کو گھر پرلے کر آتا ہے ان کے ساتھ کاروبار کرتا ہے اور جب اپنے مقصد میں کامیابی ہو جاتی ہے تو مجھ پر طرح طرح کے الزام لگائے جاتے ہیں اور لڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس جھگڑے کے دوران مجھ کو کئی بار طلاق دے ڈالتے ہیں اس طرح ایک بار تقریباً چار سال قبل دو طلاقیں لکھ کر دیں جس کو میں نے پھاڑ دیا پھر تقریباً آج سے ایک سال قبل دو طلاقیں لکھ کر دیں محترم مولانا صاحب میں اپنی اس زندگی سے تنگ آ گئی ہوں اب تک زبانی تقریباً دو تین سو طلاقیں دے چکے ہیں۔

اب ہم دونوں ایک ہی گھر میں زندگی گذار رہے ہیں ابھی تین ماہ پہلے بیمار ہو گئے تھے آپریشن ہوا اس کے بعد تو بہت ہی زیادہ شکی مزاج ہو گئے ہیں۔ طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں اب یہ کہتے ہیں کہ میں نے طلاق ہی نہیں دی ہے حالانکہ جتنی طلاقیں آج تک انہوں نے مجھے دی ہیں ان میں سے کچھ کے گواہ بھی موجود ہیں ان طلاقوں کے درمیان انہوں نے مجھ سے کبھی زبانی رجوع کیا نہ ہی عملی۔ چونکہ لوگ ہمیں لعن طعن کرتے ہیں کہ تم دونوں ساتھ رہ کر گناہ کبیرہ کے مرتکب ہو رہے ہو تو وہ صاحب مکر گئے کہ میں نے تو کبھی طلاق دی ہی نہیں حالانکہ جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا کہ ان طلاقوں کے گواہ بھی موجود ہیں پھر وہ یہ بھی کہتے ہیں کیا ہوا اگر طلاق دے بھی دی کیا ہم بطور بہن بھائی ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ محترم مولانا صاحب میں نے اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر ساری باتیں سچ سچ آپ کو بتا دیں۔ اب آپ میری مشکل آسان کریں تاکہ وبال میرے سر پر نہ ہو۔

ج:۔ تین طلاق کے بعد بیوی حرام ہو جاتی ہے اور نکاح ختم ہو جاتا ہے آپ کے نام نہاد شوہر بقول آپ کے دو تین سو طلاقیں دے چکے ہیں آپ ان کی بیوی نہیں ان سے الگ ہو جائیں اور اجنبی مردوں کی طرح ان سے پردہ کریں۔

متفرق مسائل

۱۔ کیا ہر شخص کی روح چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر ہو مرنے کے بعد عالم برزخ میں پہنچ جاتی ہے ؟

ج:۔ جی ہاں۔ مگر دونوں کی جگہ الگ الگ ہے نیک روحوں کی جگہ علیین ہے اور بے ایمان روحوں کی جگہ سجین ہے۔

۲۔ کیا عالم برزخ میں روحیں اسی طرح رہتی ہیں جس طرح اس دنیا میں انسان رہتے ہیں ؟۔

ج:۔ جی ہاں۔

۳۔ جو افراد چاہے وہ مسلمان ہوں یا کافر ہوں اس دنیا میں ایک دوسرے کو جانتے ہوں مرنے کے بعد عالم برزخ میں بھی کیا ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں ؟

ج:۔ پہچانتے ہیں۔

۴۔ اگر ہم کسی کی قبر پر جا کر فاتحہ پڑھیں تو اس شخص کو پتہ چلتا ہے کہ کون شخص اس کی قبر پر آیا ہے ؟

ج۔ بعض روایات کے مطابق پتہ چلتا ہے۔

۵۔ ایک ہی قبر میں کتنے عرصے کے بعد دوسرے شخص کو دفن کیا جا سکتا ہے ؟

ج۔ جب پہلے کی لاش ختم ہو جائے۔

۶۔ گھر پر قرآن پڑھ کر کسی کو بخش دیں تو مردے کو زیادہ ثواب ملتا ہے یا قبر پر قرآن پڑھنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے ؟۔

ج:۔ دونوں جگہ برابر ثواب ملتا ہے۔

۷۔ مرنے کے بعد اگر کسی شخص کو جلا دیا جائے تو اس شخص کو تکلیف ہوتی ہے کہ نہیں ہوتی ہے ؟

ج:۔ ضرور ہوتی ہے

۸۔ ثواب جاریہ کسے کہتے ہیں ؟

ج:۔ مسجد، مدرسہ، سرائے کنواں وغیرہ

تنخواہ سے کٹوتی

ایک صاحب لاہور

س:۔ میں ایک گورنمنٹ ملازم ہوں حکومت ہر ماہ ہماری تنخواہ سے پراویڈنٹ فنڈ مہیا کر کے ہمارے اکاؤنٹ میں جمع کرتی ہے۔ رقم کا تعین ہم خود کرتے ہیں۔ اس رقم کو حکومت کاروبار میں لگا دیتی ہے اور سال جب ختم ہو جاتا ہے تو تین چار مہینے کے بعد حساب کتاب لگا کر منافع کا اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال اتنے فیصد منافع ملا ہے وہ منافع بھی ہمارے اکاؤنٹ میں جمع ہو جاتا ہے منافع کا علم ہمیں پیشتر نہیں ہوتا۔ برائے کرم یہ بتائیے کہ اس طرح کا منافع جائز ہے یا ناجائز اور کیا اس طرح فنڈ میں پیسے جمع کرانے چاہئیں یہ ہمارے لئے لازمی ہے کہ کچھ نہ کچھ جمع کرائیں۔

ج:۔ جس فنڈ کی جبری کٹوتی کی جاتی ہے اس کا منافع نہیں، خود نہ کٹوایا جائے۔

بارش کی وجہ سے سڑکوں کی کیچڑ

غلام رسول اصغر بھکر

س:۔ جب بارش ہوتی ہے تو سڑکوں پر پانی جمع ہو جاتا ہے تو سائیکل یا ویگن سڑک سے گذرے تو گذرنے والے آدمی کے کپڑوں پر پانی مترشح ہو جائے تو کیا ان کپڑوں سے نماز جائز ہے ؟ کیا وہ کپڑے پاک ہیں یا ناپاک

ج:۔ بارش کی وجہ سے سڑکوں کی کیچڑ ضرورت کی وجہ سے معاف ہے ویسے آدمی جس قدر احتیاط کرے اچھا ہے۔

باقی صفحہ ۲۰ پر

ہفت روزہ
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت ۶ رجب المرجب ۱۴۱۰ھ
مطابق ۲ تا ۸ فروری ۱۹۹۰ شمسی
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 34

مدیر مسئول : عبدالرحمٰن باوا

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

اس شمارے میں

۱	مسائل	۲
۲	اداریہ	۵
۳	تذکرہ شہداء یمامہ	۶
۴	عجز و انکساری	۸
۵	دولت یا غیرت	۱۰
۶	عقیدہ رسالت اور خواتین	۱۱
۷	دینی مدارس کے خلاف زہر افشانی	۱۴
۸	فضائل آب زم زم	۱۵
۹	ایک قادیانی مغالطہ	۱۹

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰
فون نمبر : ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ ــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ــــ ۴۵ روپے
فی پرچہ ــــ ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک/ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان
- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ــــ پاکستان
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــــ بنگلہ دیش
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ــــ برما
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ــــ متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــــ جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــــ برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ــــ کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــــ فرانس

نارتھ امریکہ
- وینکوور ــــ جمال عبدالستار
- ایڈمنٹن ــــ عامر رشید
- وینی پیگ ــــ میاں حمید
- ٹورنٹو ــــ حافظ سعید احمد
- مونٹریال ــــ آفتاب احمد
- واشنگٹن ــــ کرامت اللہ
- شکاگو ــــ محمد عبدالغنی
- لاس اینجلس ــــ مزمل رشید
- سیکرامنٹو ــــ چوہدری محمد شریف گھوری

بیرون ملک نمائندے
- قطر ــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی
- دوبئی ــــ قاری محمد اسماعیل
- ابوظہبی ــــ قاری وصیف الرحمٰن
- برما ــــ محمود یوسف
- باربڈوس ــــ اسماعیل قاضی
- سوئٹزرلینڈ ــــ اے، کیو، انصاری
- برطانیہ ــــ محمد اقبال
- اسپین ــــ راجہ حبیب الرحمٰن
- ڈنمارک ــــ محمد ادریس
- ناروے ــــ میاں اشرف جاوید
- افریقہ ــــ محمد زبیر افریقی
- ماریشش ــــ محمد الماس احمد
- ٹرینیڈاڈ ــــ اسماعیل ناخدا
- ری یونین فرانس ــــ عبدالرشید بزرگ
- بنگلہ دیش ــــ محی الدین خان
- مغربی جرمنی ــــ مشتاق الرحمٰن
- سنگاپور ــــ سید زبیر حسن بخاری

ہیں پیارے ہمیں تو ہمارے نبی جیؐ

قمر حجازی

ہیں پیارے، ہمیں تو ہمارے نبی جیؐ
محمدؐ خدا کے ہیں پیارے نبی جیؐ !

بنا ہے یہ سارا جہاں ان کی خاطر
جہاں بھر کے آقا ہمارے نبی جیؐ

خدا کی ہمیشہ عبادت کرو تم !
سکھاتے رہے ہیں ہمارے نبی جیؐ

مرا دل وہی ہیں، مری جاں وہی ہیں
مری زندگی کے سہارے نبی جیؐ !

غریبوں کے حامی یتیموں کے والی
ہیں سب بے کسوں کے سہارے نبی جیؐ

نہ جنت، نہ حوریں، نہ مے مانگتے ہیں
جو ہوں رحمتوں کے اشارے نبی جیؐ

حسابِ قمرؔ حشر میں ہو جب آقا
چھپانا گنہ سب ہمارے نبی جی !

مساوات مرد و زن کا مضحکہ خیز نعرہ

مدعیان نظریہ مساوات کے نزدیک مرد وعورت میں ہر طرح کی مساوات ضروری ہے۔ اور اس نعرہ کو لیکر گلی گلی گھومنے والے خصوصاً عورتوں کے جذبات کو ابھارنے اور اسی نظریہ کا پرچار کرنے میں بہت ہی معروف و مشغول ہیں۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ معاشرے میں اس قسم کے ہمدرد و غم خواہ بھیڑ کی شکل میں بھیڑیے ہیں۔ جو اس حسین نعرہ کی آڑ میں عفت وعصمت، شرم وحیاء کے دشمن ہیں۔ اسی قسم کی ذہنیت کی حامل ایک عورت کا کہنا ہے کہ مرد کو چار عورتوں سے نکاح کی اجازت دینا اور عورت کو صرف ایک ہی مرد کے لئے مختص کر لینا ناانصافی ہے۔ اور نظریہ مساوات کے قطعاً منافی ہے۔ روزنامہ ملت لندن ۲۶ نومبر کی اشاعت میں پاکستان کی ایک اداکارہ اینا ایوب کا بیان نقل کرتا ہے کہ!

”مجھے معاشرے میں خواتین پر مردوں کی برتری پسند نہیں۔ خواتین کو مردوں کے مساوی آزادی ملنی چاہیئے اگر ایک مرد کو چار شادیوں کی اجازت ہے تو اسی طرح عورت کو بھی چار شادیوں کی اجازت ملنی چاہیئے۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی سمجھتی ہوں کہ عورت کو اپنے شوہر کی بات سننا چاہیئے۔“

ایک اسلامی ملک میں اس قسم کی بیان بازی اور غیر اسلامی بلکہ فحش وبے حیائی کی تمام حدود کو پھلانگ کر دینے والا مطالبہ نہ صرف اسلامی مملکت کی صریح توہین ہے۔ بلکہ خود اسلام، قرآن پاک کے ساتھ صراحاً تمسخر کرنے کے مترادف ہے۔ یورپی دنیا میں اگر اس قسم کا بیان اور مطالبہ کیا جاتا تو یورپ کی بدتہذیبی میں رکھ دیا جاتا کہ یہاں اس قسم کے کرتوت پائے جاتے ہیں۔ لیکن حیرت و تعجب ہے کہ یورپی ممالک میں بھی اس قسم کی بیان بازی کا مظاہرہ آج تک نہیں ہوا۔ وہاں بوائے فرینڈ، گرل فرینڈ وغیرہ کی بھرمار ہے۔ لیکن یہ مطالبہ نہیں ہوا کہ ایک عورت کو چار مردوں سے شادی کی اجازت کو قانونی طور پر منوایا جائے۔ ہائے افسوس کہ ایک اسلامی ملک میں اس قسم کی بیان بازی اور مطالبہ ہوا۔ لیکن حکمران طبقہ اور دوسرے لیڈروں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی

اینا ایوب کے اس مطالبہ پر علماء کرام اور ملک کے دیندار اشخاص نے سخت مذمت کی۔ اور اس مطالبہ کو اسلام کے ساتھ مذاق کرنے کے مترادف قرار دیا۔ بلکہ ڈاکٹر اسلم نے اینا ایوب کو اپنے بیان پر معافی مانگنے کے لئے قانونی طور پر بھی نوٹس جاری کیا ہے۔ حیرت تو ان لوگوں پر ہے جو مساوات اور خواتین کے حقوق کے لئے دنیا کے ملکوں کا سفر کرتے ہیں۔ مگر انہوں نے اس فحش مطالبے پر کوئی بیان نہیں دیا۔ کیا یہ کوئی ملی بھگت تو نہیں ؟

ہم سمجھتے ہیں کہ دنیا کا کوئی بھی عاقل شخص بشرطیکہ کہ وہ باحیا ہو یہی کہے گا کہ ایسی عورت، جو چار شوہروں کے ساتھ رشتہ ازدواج قائم کرنا مساوات کی علامت سمجھتی ہو۔ اور سب کچھ ہو سکتی ہے لیکن ایک ”عورت“ نہیں ہو سکتی۔ عورت کے ماتھے پر کلنک ہے۔ ایک بدنما داغ ہے۔ اندازہ فرمائیے ایسی عورت کس شوہر کی حقیقی اہلیہ اور محرم راز رہے گی ؟ اور ان میں سے کون ہو گا جو آئندہ نتائج اور اس کی تمام ذمہ داریوں کو قبول کرے گا ؟ اور کس کے عمل کا ”ردعمل“ سمجھا جائے گا۔ وجہ ترجیح کس کو اور کیسے ہو گی ؟ کیا ایسی عورت جو سب کے سامنے یہ اقرار کرتی ہے کہ ”میں تیری بھی ہوں“ میں آخر کیا فرق رہ جائے گا ؟ سوچئے اور غور فرمائیے کہ وہ عورت کب سکھ کا سانس لے سکے گی۔ اور ان کے شرکاء کب چین کی زندگی گذاریں گے ؟ اس مطالبہ کے ذریعہ معاشرہ کو گندا بنانے کی کوشش نہیں تو اور کیا ہے ؟

یہ مطالبہ انتہائی فحش، اور لائق صد مذمت ہے۔ اور اسلام کے ساتھ ایک بھونڈا مذاق ہے۔ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ایسے تمام افراد کا بھرپور محاسبہ کرے۔ اور اسلام کے ساتھ آئے دن مذاق کے عمل کو روکنے کی ہر ممکن سعی کرے۔ (بشرطیکہ کہ حکومت بھی اس کو فحش سمجھے)

اے جان دینے والو! محمدؐ کے نام پر
ارفع بہشت سے بھی تمہارا مقام ہے

از مولانا منظور احمد الحسینی

ختم نبوت کی حفاظت کے سلسلہ میں جن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنی جان کی قربانی پیش کی

حضرت زید بن خطاب القرشی العدوی رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بڑے علاتی بھائی ہیں حضرت زید رضی اللہ عنہ کی والدہ اسماء بنت وہب ہے۔ اور حضرت عمر کی والدہ ختمہ بنت ہاشم ہیں۔ زید قد کے بہت لمبے تھے ان کا اسلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے پہلے کا ہے۔ بدر کے علاوہ جملہ مشاہدات میں ہمرکاب نبوی رہے۔

یہ اس لشکر کے علمبردار تھے جو مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے روانہ کیا تھا دشمن کے ایک حملہ میں ان کا لشکر منتشر ہو گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ اب مرد و مرد نہیں رہے۔ پھر بلند ترین آواز سے کہا الٰہی میں اپنے ساتھیوں کے فرار کا تیرے حضور میں عذر پیش کرتا ہوں۔ مسیلمہ کذاب اور محکم بن طفیل کی سازشوں سے براءت کا اظہار کرتا ہوں۔

یہ کہہ کر آگے بڑھے اور شدت سے حملہ کیا مرتدین کو قتل کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔

حضرت سالم بن معقل رضی اللہ عنہ

یہ اصلی باشندے اصطخر کے تھے بعض نے ان کا وطن موضع کرمد (علاقہ فارس) بھی لکھا ہے۔ ثبیتہ بنت تعار انصاریہ کے غلام تھے۔ یہ خاتون ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف کی زوجہ ہیں۔

انہوں نے ان کو آزاد کر دیا اور ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنی تربیت میں لے لیا۔ حتیٰ کہ متبنی بنا لیا۔ جب تنسیخ تبنیت کا حکم اترا۔ تو اپنی بھتیجی فاطمہ بنت ولید بن عتبہ قرشیہ کا نکاح ان سے کر دیا۔

حضرت سالم کو انصاری اس لئے کہتے ہیں کہ وہ انصاریہ کے آزاد کردہ تھے۔ اور مہاجر اس لئے شمار کرتے ہیں کہ انہوں نے مکہ میں ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہاں پرورش پائی۔ اور مکہ سے ہجرت کر کے اس قافلہ میں مدینہ منورہ پہنچے جس میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

ان کا شمار فضلاء الموالی، خیار الصحابہ اور کبار الصحابہ میں کیا جاتا ہے۔ ان کو عجمی اصل وطن کے لحاظ سے کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید کے جید قاری تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معلمین قرآن میں ان کے نام کا تعین فرمایا تھا بدر میں حاضر تھے۔

۱۲ھ میں جنگ یمامہ میں یہ اور ان کے مربی ابو حذیفہ دونوں شہید ہوئے۔ دفن ہونے میں سالم کا سر ابو حذیفہ کے پاؤں کی جانب تھا۔

حضرت سائب بن عثمان بن مظعون القرشی الجمحی رضی اللہ عنہ

یہ سائب بن مظعون کے برادر زادے ہیں۔ ان کے والد عثمان بن مظعون اور ان کے چچاؤں قدامہ عبداللہ اور سائب نے ہجرت حبشہ کی تھی۔ یہ بھی حبشہ کی ہجرت دوم میں شامل تھے۔

جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اس وقت ان کی عمر ۳۰ سال سے اوپر تھی۔

حضرت شجاع بن ابی وہب الاسدی رضی اللہ عنہ

ان کا نسب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خزیمہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ یہ بھی حبشہ کو ہجرت ثانیہ میں گئے تھے اور پھر یہ سن کر کہ اہل مکہ مسلمان ہو گئے ہیں حبشہ سے واپس آ گئے تھے۔ یہ اور ان کے بھائی عقبہ بن ابی وہب بدر اور دیگر جملہ مشاہد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ مواخات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ابن خولی کا بھائی بنایا تھا۔

یہی وہ بزرگ ہیں جو حارث بن ابی شمر غسانی اور جبلہ بن ایہم غسانی کے پاس سفیر نبوی ہو کر گئے تھے۔ یہ لمبے قد اور چھریرے بدن کے مالک تھے۔

جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اس وقت ان کی عمر ۴۰ سال سے کچھ اوپر تھی۔

حضرت عبداللہ بن سہیل بن عمرو القرشی العامری رضی اللہ عنہ

یہ ابو جندل صحابی مشہور صحابی کے بڑے بھائی ہیں قدیم الاسلام حبشہ کی ہجرت ثانیہ میں شامل تھے پھر مکہ میں لوٹ آئے تھے۔ باپ نے ان کو پکڑ کر قید کر دیا تھا۔ پھر جنگ بدر میں لشکر کفار کے ساتھ مل کر میدان جنگ میں آئے اور پھر موقع پر کر کفار سے نکل کر صحابہ کرام کے لشکر میں شامل ہو گئے۔ اور کفار سے نبرد آزما ہوئے۔ اور دیگر جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب محمدی رہے۔

ان کا شمار فضلائے صحابہ میں ہے عہد نامہ حدیبیہ پر ان کے بھی دستخط بطور گواہ ہوئے تھے۔ فتح مکہ کے دن انہوں نے ہی اپنے باپ سہیل کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے امان حاصل کی تھی۔

سہیل بن عمرو وہی مشہور شخصیت ہیں جو حدیبیہ میں منجانب کفار بطور کمشنر معاہدہ کام کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سہیل کو اللہ کی امان ہے اسے ظاہر ہو جانا چاہئے۔ پھر فرمایا سہیل میں ایسی عقل و شرف موجود ہے کہ حقیقت اسلام سے بے خبر نہیں رہ سکتا اور اسے پتہ بھی لگ گیا کہ اس کی سابقہ حالت نے

عبداللہ نے باپ کو سارا واقعہ سنا دیا۔ وہ بولا واللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لڑکپن ہی سے احسان دوست رہے ہیں عبداللہ یمامہ کے دن بعمر ۳۸ سال شہید ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن مخرمہ رضی اللہ عنہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا نسب فہر ؓ میں شامل ہو جاتا ہے ان کی والدہ ام نہیک بنت صفوان ہیں یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ اور بقول ذوالہجرتین بھی ہیں۔

جنگ یمامہ میں بعمر ۴۱ سال شہید ہوئے۔

انہوں نے دعا کی تھی کہ الٰہی مجھے اس وقت تک موت نہ آئے جب تک میں اپنے بند بند کو تیری راہ میں زخم رسیدہ نہ دیکھ لوں۔ جنگ یمامہ میں ان کے جسم کے جوڑوں کا یہی حال تھا۔ کہ جملہ مفاصل پر ضربات موجود تھیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں ان کے پاس آخری وقت پہنچا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ روزہ داروں نے روزے کھول لئے ہیں۔ کہا ہاں۔ کہا میرے منہ میں پانی ڈال دو۔ ابن عمر حوض پر گئے اور ڈول میں پانی لے کر آئے آکر دیکھا کہ وہ سانس پورے کر چکے تھے

حضرت مالک بن امیہ بن عمر السلمی رضی اللہ عنہ

یہ بنو اسد بن خزیمہ کے حلیف ہیں۔ بدر میں حاضر ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

حضرت مالک بن عمرو السلمی رضی اللہ عنہ

یہ بنو عبد شمس کے حلیف ہیں بدر میں حاضر تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ

ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی ان کا نام مہشم، یا ہشیم یا ہاشم بیان کیا گیا ہے۔

فضلاء صحابہ میں سے ہیں۔ ابھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم میں داخل نہ ہوئے تھے کہ یہ اسلام لا چکے تھے۔ اول ہجرت حبشہ کی پھر مکہ آئے پھر مکہ سے مدینہ ہجرت کی۔ ان کی اہلیہ سہلہ بنت سہیل نے ہجرت حبشہ میں ساتھ دیا تھا۔

بدر احد خندق حدیبیہ جملہ مشاہد میں ہمرکاب نبوی رہے جنگ یمامہ بعمر ۵۰ سال شہادت پائی۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلول الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

یہ بنو عوف بن خزرج میں سے ہیں۔ انکا قبیلہ مدینہ بھر میں مشہور تھا۔ انہی کو ابن الحبلی بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کا سالم بن غنم اپنی بڑی توند کی وجہ سے حبلی مشہور تھا۔

سلول عبداللہ منافق کی دادی کا نام ہے ابی اپنی ماں کی نسبت سے مشہور ہے حضرت عبداللہ کے باپ عبداللہ کو اہل یثرب اپنا بادشاہ بنانے لگے تھے۔ اس کے لئے تاج تیار کرنے کی تجویزیں ہو رہی تھیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز مدینہ ہو گئے۔ خزرجی مسلمان ہو گئے۔ ابن ابی کا اقتدار خاک میں مل گیا رشک و حسد نے اسے راس المنافقین بنا دیا۔

جب لیخرجن الاعز منہا الاذل کا جملہ رئیس المنافقین کے منہ سے نکلا تو اس کے بیٹے حضرت عبداللہ جو نہایت مخلص مسلمان تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے اور عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو اپنے نالائق باپ کا سر کاٹ کر حاضر کر دوں۔ فرمایا نہیں تم اپنے باپ سے حسن سلوک رکھو۔

الغرض ابن ابی رئیس المنافقین کے گھر میں حضرت عبداللہ صدق و اخلاص کا کامل نمونہ تھے۔ ایمان اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مدارج میں ترقی یافتہ تھے ان کا شمار خیار صحابہ اور فضلاء صحابہ ہوتا تھا۔ بدر، احد اور دیگر تمام شاہد میں ملتزم رکاب نبوی رہے۔

۱۲ھ کو جنگ یمامہ شربت شہادت سے شیریں کام ہوئے۔

حضرت عائذ بن ماعص الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ اور ان کے بھائی معاذ بن ماعص بدر میں حاضر تھے مواخات میں ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سویبط بن حرملہ کا بھائی بنایا تھا۔

بیر معونہ یا بقول بعض یوم یمامہ میں شہید ہوئے۔

حضرت سماک بن خرشتہ الانصاری رضی اللہ عنہ

ان کی کنیت ابودجانہ ہے۔ اور اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ ان کا شمار چیدہ اور برگزیدہ بہادروں میں ہوتا ہے تمام مغازی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہا کرتے تھے۔ بدر میں حاضر تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

حضرت نعمان بن اعقر بن الربیع البلوی الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ انصار بنو معاویہ بن مالک کے حلیف تھے بدر، احد، خندق اور جملہ مشاہد میں شریک ہوئے، جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

حضرت معن بن عدی بن جد بن عجلان بن ضبیعہ البلوی الانصاری رضی اللہ عنہ

انصار بن عمر کے حلیف تھے۔ عاصم بن عدی کے برادر حقیقی ہیں مواخات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن خطاب کو ان کا بھائی بنایا تھا۔ بدر سمیت جملہ مشاہد میں حاضر باش رہے۔

جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

حضرت عقبہ بن عامر الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

بیعت عقبہ اولیٰ سے مشرف تھے بدر اور احد میں حاضر تھے احد کے دن خود آہنی پر سبز عمامہ سجائے رکھا تھا۔ اور دور سے نمایاں ہوتے تھے۔ خندق اور دیگر مشاہد میں بالالتزام حاضر رہے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ البلوی الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ فراز بن بلی کی نسل اور بنو قضاعہ میں سے ہیں بنو جحجبی کے حلیف تھے ان کا نام عبدالعزیٰ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبدالرحمٰن بدل اور شان تجویز فرمایا بدر میں حاضر تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

حضرت عباد بن بشر بن وقش الانصاری الاشہلی رضی اللہ عنہ

عباد بن بشر بن وقش بن زغبہ بن زعورا بن عبدالاشہل الانصاری الاشہلی یہ قدیم الاسلام ہیں مدینہ میں مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے بدر، احد اور دیگر جملہ مشاہد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہتے تھے۔ فضلاء صحابہ میں سے ہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ اندھیری رات میں ان کا عصا روشن ہو جایا کرتا تھا۔

باقی ص ۲ پر

عجز ○ انکساری ○ خاکساری ○ اور ○ تواضع

تحریر: محمد اقبال، حیدر آباد

من تواضع اللہ رفع اللہ ۔ جو اللہ کے لئے تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ اس کو سربلندی کا اور عزت عطا کرتا ہے۔

اس سربلندی کی خاطر ہیت سے اللہ والے اپنے آپ کو گرا کے رکھ دیتے ہیں یہ لوگ اپنے آپ کو اس لئے گرا لیتے ہیں کہ اللہ کی نگاہ میں بڑھ جائیں۔

بلال حبشیؓ کا یہ مقام ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اے بلال حبشی! تمہارا کون سا عمل اللہ کو اتنا پسند آگیا کہ میں نے شب معراج میں تمہارے چلنے کی آواز اپنے سے آگے آگے سنی؟ حضرت بلال حبشیؓ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ شاید اس وجہ سے کہ میں اپنے آپ کو سب سے کم تر اور حقیر سمجھتا ہوں شاید یہ بات پسند آگئی

نماز اس لئے افضل ترین عبادت ہے کہ اپنے مالک کے سامنے کامل ترین عاجزی کی صورت ہے ماتھے پر کپڑا ہونے کی صورت میں نماز کی کراہت کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ ماتھے کو خاک آلود کرنے میں زیادہ تذلل ہے اور کپڑے کی موجودگی میں خاک آلود نہیں ہوتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عجز میرا فخر ہے۔

تقویٰ اور ایمان لازم و ملزوم ہیں تقویٰ یا خشیت الٰہی کا خاصہ عجز و انکسار ہے لہذا مومن کے کردار گفتار میں عجز و انکسار ہوتا ہے جو ایمان کا خاصہ بھی ہے اور شناخت بھی اور مومن اسے حسن خلق اور سرمایہ افتخار سمجھتا ہے۔

چونکہ آپ تقویٰ اور ایمان میں سب افراد نسل انسانی سے افضل تھے اس لئے عجز و انکساری میں بھی آپ سب پر فوقیت رکھتے تھے حالانکہ آپ بیک وقت پیغمبر اعظم تھے اور حکمران بھی ہادی و مرشد بھی تھے اور معلم و سپہ سالار بھی سب سے بڑھ کر یہ کہ مسلمان آپ کے ایک اشارے پر مال و جان اور اہل و عیال کو قربان کر دینے کو اپنی خوش قسمتی سمجھتے تھے عظمت انسانی کے بلند ترین مقام محمود پر متمکن پیغمبر اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اپنے عجز و انکساری کو اپنا سرمایہ افتخار سمجھنا ہمیں اس حقیقت کی یاد دہانی کراتا ہے کہ بندے کو عجز ہی سزاوار ہے اور اسی کو اپنے لئے وجہ افتخار سمجھنا چاہیئے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں تواضع کی اصل ہیں (۱) جب کسی سے ملے سلام کی ابتدا کرے

(۲) جب کسی مجلس میں جائے تو اونچی جگہ کی بجائے پست جگہ پر راضی ہو جائے۔

(۳) ریاکاری اور شہرت کو برا سمجھے۔

حضرت عمرؓ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا اے لوگو! تواضع اختیار کرو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے مرتبے کو بلند کرتا ہے اور جو شخص اپنے آپ کو اپنی نظر میں حقیر سمجھتا ہے لوگوں کی نظر میں وہ بزرگ اور عظیم ہوتا ہے لیکن جو شخص غرور و تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پست کر دیتا ہے پھر وہ لوگوں کی نگاہ میں حقیر و ذلیل ہوتا ہے اور اپنے دل میں اپنے آپ کو بڑا خیال کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگوں کی نگاہ میں کتے اور سور سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

حضرت عامر بن ربیعہؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد کی طرف چلا آپ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا میں نے آپ کا جوتا لے لیا کہ اس کی اصلاح کر دوں۔ آپؐ نے اسے میرے ہاتھ سے لے لیا اور فرمایا یہ بڑائی کی بات ہے اور میں بڑائی کو پسند نہیں کرتا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیالہ لایا گیا جس میں دودھ اور شہد تھا آپؐ نے فرمایا کہ تم نے اسے دو پینے کی چیز کو ایک بنا دیا اور دو سالن ایک پیالے میں؟ (یعنی ہر ایک ان میں سے پینے اور سالن کے کام آسکتا ہے) فرمایا مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔ سن لو میں یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ یہ حرام ہے لیکن مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ اللہ عزوجل قیامت کے دن مجھ سے دنیا سے بچے ہوئے کے بارے میں سوال کریں میں اللہ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہوں اور جس نے اللہ کے لئے فروتنی اختیار کی اللہ اسے بلندی دے گا اور جس نے تکبر کیا اللہ اسے گرائے گا اور جس نے میانہ روی اختیار کی اسے اللہ بے پرواہی بخشے گا جو موت کو زیادہ یاد کرے گا اللہ اس کو دوست رکھے گا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی اور اس کے پاس کچھ تھا جو مجھے بطور ہدیہ دینا چاہتی تھی مجھے اچھا نہ معلوم ہوا کہ میں اس سے یہ ہدیہ قبول کروں کیوں کہ مجھے اس پر رحم آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیوں نہ تو نے اس کے ہدیہ کو قبول کیا؟ اور مکافات کر دیتی یعنی بدلہ دے دیتی میرا خیال یہ ہے کہ اے عائشہؓ! تو نے اسے حقیر سمجھا۔ اے عائشہ تواضع اختیار کر۔ بے شک اللہ پاک تواضع اختیار کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے اور متکبرین سے بغض رکھتا ہے۔

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کے درمیان خطبہ دیا جب کہ آپ خلیفہ تھے اور آپ ایک تہبند باندھے ہوئے تھے جس پر بارہ پیوند تھے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو جب کہ وہ امیر المومنین تھے۔ دیکھا کہ اپنے دونوں کندھوں کے درمیان کرتے پر تین پیوند لگا رکھے تھے جن میں سے بعض پیوند بعض کے اوپر چڑھا ہوا تھا۔

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ میں بصرہ کی جامع مسجد کی ایک مجلس میں پہنچا تو میں نے دیکھا کچھ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے زہد کا تذکرہ کر رہے ہیں اور ان چیزوں کا تذکرہ کر رہے ہیں جو اللہ پاک نے ان دونوں کے سینوں کو اسلام کے لئے کھولا اور ان دونوں حضرات کی حسن سیرت کا بیان کر رہے تھے چنانچہ میں بھی اس مجمع کے قریب بیٹھ گیا اس مجمع میں احنفؓ بن قیس تمیمی بھی لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہم لوگوں کو حضرت عمرؓ نے ایک سریہ میں عراق کی طرف روانہ فرمایا۔ اللہ پاک نے ہمارے ہاتھوں عراق اور فارس کے شہر فتح کروائے ہم نے وہاں فارس اور خراساں کی چاندی پائی اس کو ہم نے اپنے ساتھ رکھ لیا اور اس سے ہم نے اپنے لباس بنوائے پس جب حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؓ نے ہم سے چہرہ پھیر لیا اور ہم سے بات نہ کی یہ بات حضرات صحابہ کرامؓ پر نہایت گراں گزری چنانچہ ہم آپ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ کے پاس آئے یہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ہم پر امیرالمومنین کی جانب سے جو سختی پیش آئی اس کی ہم نے ان سے شکایت کی۔ حضرت عبداللہؓ نے کہا کہ امیرالمومنین نے تم پر وہ لباس دیکھا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو استعمال کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ آپؐ کے بعد والے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو یہ سن کر ہم اپنے مکان واپس آئے اور جو لباس ہمارے اوپر تھا ہم نے اُسے اتارا اور ہم حضرت عمرؓ کے پاس اسی لباس میں آئے کہ جس میں وہ ہمیں دیکھا کرتے تھے تو حضرت عمرؓ نے کھڑے ہو کر ہم لوگوں میں سے ایک ایک آدمی کو سلام کیا اور ہم میں سے ایک ایک آدمی سے معانقہ کیا جیسا کہ اس سے پہلے ہم کو دیکھا ہی نہ تھا ہم نے آپؓ کے سامنے مال غنیمت پیش کیا سو آپ نے اس کو ہم لوگوں میں برابر تقسیم کر دیا ان کے سامنے مال غنیمت میں وہ ٹوکریاں بھی نکلیں جس میں خبیص (چھوہارے اور گھی کا حلوہ) کی سرخ و سفید قسمیں تھیں حضرت عمرؓ نے اس کو چکھا تو اس کا مزہ اچھا اور خوشبو اچھی پائی تو ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔

خدا کی قسم! اے مہاجرین وانصار کی جماعت! تم میں سے بیٹا باپ سے اور بھائی بھائی سے اس کھانے پر ضرور لڑے گا پھر آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا یہ ان لوگوں کی اولاد کی طرف پہنچایا گیا جو حضورؐ کے سامنے مہاجرین اور انصار میں سے شہید ہوئے تھے اس کے بعد حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور واپس چلے گئے آپ کے پیچھے صحابہ کرامؓ آپ کے نقش قدم پر چلے اور صحابہ نے کہا کہ اے مہاجرین و انصار کی جماعت! اس آدمی کے زہد (تقویٰ) کو اور اس کے حلیہ کو نہیں دیکھتے ہو؟ اس نے ہم لوگوں کے لئے ہمارے نفسوں کو حقیر کر دیا جب سے کہ اللہ پاک نے اس کے ہاتھوں پر کسریٰ اور قیصر کے شہر فتح کئے اور مشرق مغرب کے دونوں طرفین عرب و عجم کے وفود اس کے پاس آتے ہیں اور اس پر یہ جبہ دیکھتے ہیں جس پر بارہ پیوند لگے ہوئے ہیں۔

اے اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جماعت! کاش تم ان سے پوچھتے اور تم لوگ بڑے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد و غزوات میں رہے ہو اور تم سبقت لے جانے والے مہاجرین وانصار میں سے ہو کہ یہ اپنا جبہ نرم کپڑے کا بنا لیں جس میں ذرا ان کا منظر ہیبت ناک ہو اور صبح و شام ان کے پاس ایک لگن کھانے کی آئے جسے یہ کھائیں اور جو مہاجر و انصار میں سے حاضر ہوں وہ کھائیں۔ سب نے بالاتفاق مل کر یہی کہا کہ اس کام کے لئے تو سوائے حضرت علیؓ بن ابی طالب کے اور کوئی موزوں نہیں اس لئے کہ وہ تمام لوگوں میں سے حضرت عمرؓ کے سامنے جرأت سے کام لے سکتے ہیں اور حضرت عمرؓ ان کے داماد بھی ہیں اس کام کے لئے جرأت ان کی بیٹی حضرت حفصہؓ کر سکتی ہیں وہ حضورؐ کی بیوی ہیں اور حضرت عمر فاروقؓ ان کی بات بھی مان لیں گے چنانچہ لوگوں نے حضرت علیؓ سے بات چیت کی تو انہوں نے کہا میں یہ کام کرنے والا نہیں۔ تم لوگ ازواج نبیؐ سے اس بارے میں استعانت لو۔ وہ اُمہات المومنین ہیں اور حضرت عمرؓ پر جرأت کر سکتی ہیں حضرت احنفؓ بن قیس فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ سے کہا یہ ایک ہی جگہ جمع تھیں تو حضرت عائشہؓ نے کہا۔ میں امیرالمومنین سے یہ بات پوچھ لوں گی حضرت حفصہؓ نے کہا کہ میرا خیال ہے وہ کبھی راضی نہیں ہوں گے اور ابھی تمہیں یہ بات واضح ہو جائے گی چنانچہ یہ دونوں حضرت امیرالمومنین کے پاس آئیں ان دونوں کو اپنے پاس بٹھایا حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ اے امیرالمومنین! کیا آپؓ اجازت دیتے ہیں کہ میں آپ سے بات کروں؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا! اے ام المومنین! کہیئے۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت اور رضوان کی طرف اپنا راستہ اختیار کیا اور دنیا کا ارادہ نہیں کیا اور نہ دنیا نے آپؐ کا ارادہ کیا اسی طرح حضرت ابوبکرؓ حضورؐ کے نقش قدم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو زندہ کر کے اپنے راستے چل دیئے اور جھوٹوں کو موت کے گھاٹ اتارا اور باطل لوگوں کی دلیلوں کو ناکارہ کر گئے اور اپنی رعایا میں انصاف پھیلا گئے اور سب میں تقسیم برابر رکھی اور اللہ کی رضامندیاں ہمیشہ ان کے سامنے رہیں اللہ پاک نے ان کو اپنی رحمت اور رضوان کی طرف اٹھا لیا اور انہیں اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونچے بلند مقام پر ملا دیا۔ نہ انہوں نے دنیا کا ارادہ کیا اور نہ دنیا نے ان کا اور اللہ پاک نے آپ کے ہاتھوں قیصر و کسریٰ کے خزانے اور شہر فتح کئے اور آپ کی طرف ان کے مال بھیجے اور آپ کی اطاعت مشرق و مغرب نے کی۔ ہم اللہ سے اور زیادتی کی اور اسلام میں تائید کی اُمید رکھتے ہیں عجم کے ایلچی اور عرب کے وفود آپ کے پاس آتے ہیں اور آپ کے پاس ٹھہرتے ہیں اور آپ پر یہ جبہ ہے جس میں آپ نے بارہ پیوند لگا رکھے ہیں پس اگر آپ اس جبہ کو نرم کپڑے سے بدل دیتے ہیں جس میں آپ بھاری بھرکم اور مہیب دکھائی دیتے ہیں اور صبح ایک لگن کھانے کی اور شام کو ایک لگن کھانے کی آتی۔ آپ کھاتے اور مہاجرین اور انصار میں سے جو اس وقت ہوتے تو وہ کھاتے (تو نہایت مناسب تھے)۔

یہ سن کے حضرت عمرؓ بہت روئے۔ اس کے بعد فرمایا۔ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گیہوں کی روٹی سے دس دن یا پانچ دن یا تین دن پیٹ بھرا ہے؟ شام

اور صبح کا کھانا ایک دن میسر آیا ؟ یہاں تک کہ آپ اللہ سے مل گئے حضرت عائشہؓ نے فرمایا نہیں پھر حضرت عائشہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ آپ جانتی ہو کہ حضورؐ کی طرف کھانا ایسی میز پر پیش کیا گیا جو زمین سے ایک بالشت اونچی ہو آپؐ تو کھانے کے حکم دیتے تھے وہ زمین پر رکھ دیا جاتا ہے اور میز کے لئے حکم دیتے تھے وہ اٹھادی جاتی تھی حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ دونوں نے کہا۔

ہاں اللہ کی قسم یہی بات ہے اس کے بعد دونوں کو آپ نے مخاطب ہو کر فرمایا آپ دونوں حضورؐ کی ازواج ہو اور امہات المومنین ہو اور آپ دونوں کا مومنین پر حق ہے اور میرے اوپر تو خاص طور سے اور تم دونوں مجھے دنیا کی رغبت دلانے آئی ہو ؟ میں جانتا ہوں بے شک حضورؐ نے اون کا ایسا موٹا جبہ پہنا ہے بسا اوقات آپ نے اپنی کھال کو اس کے کھردرے پن سے کھجایا ہے کیا تم دونوں اس بات کو جانتی ہے ؟ ان دونوں نے کہا خدا کی قسم ! ہاں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کیا تم دونوں یہ جانتی ہو کہ حضورؐ اپنی عبا پر جو ایک تہہ والی ہوتی سویا کرتے تھے ؟ اے عائشہ تمہارے گھر میں ٹاٹ تھا جو دن میں بیٹھنے کا فرش ہوتا اور رات میں سونے کے لئے بچھونا ہم آپؐ کے پاس جاتے چٹائی کا نشان آپؐ کے پہلو پر دیکھتے اور کہا اے حفصہ !

تو نے مجھ سے یہ بیان نہیں کیا تھا کہ تو نے ایک رات آپؐ کے لئے بستر نرم کر دیا تھا آپؐ نے اس کی نرمی پائی اور سو گئے اور آپؐ کی آنکھ بجز حضرت بلالؓ کی اذان کے نہیں کھلی تو آپؐ نے تجھ سے کہا تھا۔ اے حفصہؓ تو نے کیا کیا ؟ تو نے اس رات بستر دوہرا کر دیا ؟ یہاں تک کہ مجھے صبح تک نیند گھیرے رہی۔ مجھے دنیا سے کیا غرض اور مجھے کیا ہو گیا کہ تو نے اے حفصہؓ نرم بستر کی وجہ سے نماز سے غافل کر دیا ؟

حضرت عمرؓ نے کہا کہ اے حفصہ ! کیا تو نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ کے لئے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے گئے تھے ؟ آپؐ نے بھوکا رہ کر شام کی اور سجدہ میں

باقی صفحہ ۲۶ پر

دولت یا غیرت

مولانا محمد ثانی حسنی

آج سے صدیوں پہلے کا ایک واقعہ ہے کہ ایک عورت نے عدالت میں جا کر اپنے شوہر کے خلاف یہ دعویٰ کیا کہ اس پر میرا پانچ سو دینار مہر باقی ہے۔ قاضی نے شوہر سے پوچھا تو اس نے انکار کر دیا اور کہا کہ میرے ذمہ میری بیوی کا ایک پیسہ بھی نہیں ہے۔ قاضی نے کہا کہ کوئی گواہ ہے ؟ شوہر نے گواہوں کو پیش کر دیا ایک گواہ سے قاضی نے کہا کہ اس آدمی کی بیوی کا چہرہ دیکھو تاکہ تم اس کی صحیح صحیح نشاندہی کر سکو۔ وہ گواہ اٹھا تاکہ اس عورت کا چہرہ دیکھ کر اس کو پہچان سکے۔ شوہر نے جب دیکھا تو گھبرا کر پوچھا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم میری بیوی کا چہرہ دیکھو تو قاضی صاحب بولے کہ پھر صحیح صحیح کیا کہہ سکتا ہے کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔

اس پر شوہر کو غیرت آ گئی اور فوراً اس پر کہا کہ میں پانچ سو دینار دینے کو تیار ہوں مگر بیوی کی بے پردگی مجھ کو کسی حال میں برداشت نہیں۔

بیوی کے دل پر اپنے شوہر کی اس غیرت و حمیت کا اتنا زیادہ اثر پڑا کہ وہ آگے بڑھیں اور قاضی صاحب سے کہا کہ میں اپنے اس مہر کو معاف کرتی ہوں، نہ دنیا میں اس کو مانگوں گی نہ آخرت میں۔

قاضی صاحب ان دونوں میاں بیوی کے اخلاق اور کریکٹر کی بلندی کو دیکھ کر حد درجہ متاثر ہوئے۔ اور لوگوں کو متوجہ کر کے کہا کہ کتنے اچھے اخلاق کے لوگ ہیں۔ کہنے کو تو ایک معمولی سا واقعہ ہے، لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو اس معمولی واقعہ میں ہمارے آپ کیلئے عبرت کے کئی پہلو ہیں، اب سے پہلے جب مغربی تہذیب و تمدن کا پرتو تک نہ پڑا تھا۔ اور اسلامی تہذیب و تمدن کا مبارک سایہ سروں پر قائم تھا تو ہر سوسائٹی میں خواہ وہ دیندار ہو یا نہ ہو حیا اور پاک دامنی کی اصل قیمت تھی اسکی حفاظت کی خاطر دنیا کی بڑی سے بڑی دولت قربان کر دی جاتی تھی، مندرجہ بالا واقعہ میں قاضی صاحب کا یہ عمل مسئلہ سلجھانے کی ایک شکل تھی جو کامیاب ثابت ہوئی، پانچ سو دینار کوئی کم قیمت کے سکے نہیں ہوتے لیکن پاک باز شوہر کو پانچ سو دینار دینا تو منظور تھا لیکن وہ ایک سیکنڈ کے لئے اس کو گوارہ نہ کر سکا کہ کوئی غیر محرم اس کی بیوی کا چہرہ تک دیکھ سکے اور لوگوں کے سامنے اس کی بیوی نقاب الٹ کر آئے۔ یہ عمل کوئی خوشی کا نہ تھا جبراً کیا جا رہا تھا، لیکن یہ جبریہ عمل بھی اس کو گوارہ نہ ہوا اور اس نے پانچ سو دینار دینے کا اعلان کر دیا دوسری طرف اس کی بیوی کے ضمیر کی بلندی، حوصلہ مندی، اخلاق اور ایثار کی مثال دیکھئے کہ اس نے جب اپنے شوہر کی ...... پاکبازی اور حیادار و پاکدامنی کو دیکھا تو فوراً اس نے اپنے مہر کو معاف کر دیا اور منٹوں میں ساری زندگی کا مسئلہ حل ہو گیا نہ کوئی فضیحتہ ہوا نہ لڑائی دنگا نہ 'تو تو میں میں' نہ مقدمہ چلا نہ گلہ پیش ہوئے ایک دینی عمل، اخلاق و ضمیر کی بلندی نے دونوں کے دل ملا دیئے اور دونوں کو برباد ہونے سے بچا لیا، ذرا اس واقعہ کو آج کی دنیا میں لایئے اور پھر آج کی مسلم سوسائٹی کا جائزہ لیجئے تو زمین و آسمان کا فرق پایئے گا، آج دولت کے آگے دین، اصول، ضمیر، اخلاق، محبت، ایثار کسی کی کوئی قیمت نہیں، اگر ادنیٰ سی دولت بھی ہاتھ آئی ہو تو دین کا بڑے سے بڑا اصول مٹایا جا سکتا ہے، اخلاق کو پیروں تلے روندا جا سکتا ہے، ضمیر و کریکٹر کو پامال کیا جا سکتا ہے، اور کیا جا رہا ہے آج دولت اصل چیز ہے۔ اس کے حاصل کرنے کے لئے غیرت و حمیت، عفت، و حیا سب سر بازار نیلام کی جا رہی ہے، گھروں کی تلخیاں، میاں بیوی کی نااتفاقیاں خانگی لڑائیاں یہ سب دولت کی بے پناہ بھوک کی وجہ سے بڑھ رہی ہیں۔ ایک ہمارے وہ بزرگ تھے جو پانچ سو دینار جیسی قیمتی دولت کو بچانے کے لئے ایک منٹ بھی اپنی بیوی کو بے نقاب کرنا گوارہ نہ کرتے تھے اور ایک آج ان کے نام لیوا ہیں جو مٹھی بھر دولت کی خاطر بے حیائی کو گھر گھر عام کرتے ہیں اور اپنے گھروں کی عورتوں کو بے پردہ اور

بداخلاقی کی وبا کو عام کرنے والی جگہوں پر پہنچاتے ہیں۔

ایک وہ بیبیاں تھیں جن کے دلوں میں شوہروں کی عزت، دولت کی وجہ سے نہ تھی بلکہ وہ اخلاق کی بلندی کی........ بنا پر ان کی قدر کرتی تھیں، ان بہنوں کے نزدیک روپے پیسے کی اصل میں کوئی قیمت نہ تھی بلکہ اخلاق و دین کی قدر قیمت تھی، اس کی بی بی نے جب دیکھا کہ اس کا شوہر امیر ہونے سے زیادہ اخلاق و حیا کی دولت سے مالا مال ہے تو اس کا دل شوہر سے حد درجہ متاثر ہو گیا اور یہ سمجھ کر کہ اس کا شوہر دنیا کا دولت مند آدمی ہے اور اس کے پاس صرف روپیہ نہیں ہے بلکہ اخلاق و دین، ضمیر و اصول، حیا و پاک بازی کے وہ انمول جواہرات ہیں جن کی قیمت دنیا کا امیر ترین آدمی بھی نہیں ادا کر سکتا تو اس نے...... پانچ سو دینار پر سخوشی لات ماردی اور مہر معاف کر کے اپنی پاک بازی اخلاق و کریکٹر کی بے پناہ بلندی کا ثبوت دیا۔

اے کاش! یہ مختصر واقعہ ہماری زندگیوں کے لئے مشعل راہ بن سکے اور ہم اس کی روشنی میں پہچان سکیں کہ ہماری اصل دولت کیا ہے دولت یا اخلاق، ہمارا اصل سرمایہ کیا ہے۔ آنے والی جانے والی امارت یا دوامی سکون و طمانیت، ہمارا اصل جوہر کیا ہے؟ مادی نفع یا روحانی اصول۔

اگر ہم اس واقعہ کو سامنے رکھ کر اپنی زندگی گزاریں تو یقیناً ہماری آپس کی تلخیاں، لڑائی، جھگڑے، اختلافات نہ پیدا ہوں، ہمارے اندر ایثار و قربانی کا مادہ پیدا ہو، اصلی دولت اور نقلی دولت کا فرق پیدا ہو، ایک دوسرے کی خدمت کا جذبہ اُبھرے اور ساری زندگی کا سکون و طمانیت، خوشی و مسرت کی بہار قائم رہے اور اس دنیا میں بھی راحت سے زندگی بسر ہو اور آخرت میں بھی رضاء الٰہی کی دولت نصیب ہو۔ ☆

سانحہ سانگی کے متاثرین سے اظہار تعزیت

بہاولپور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم و مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سانحہ سانگی کے متاثرین سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے ہلاک ہونے والوں کی مغفرت کی دعا کی۔ اور پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سانحہ ہندو اور قادیانی تخریب کاروں کی ملی بھگت کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔

عقیدۂ رسالت اور خواتین اسلام

معلمہ مدرسۃ الفیصل للبنات ماڈل ٹاؤن لاہور

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم قال کل امتی یدخلون الجنۃ الا من ابی۔ قیل ومن یابی یارسول اللّٰہ قال من اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابی۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ سوائے اس شخص کے جس نے انکار کیا۔ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ وہ کون شخص ہے جو انکار کرتا ہے۔ فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

نبی کی اطاعت ہر جن وانس، مرد و زن پر فرض ہے۔ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مکلف ذی روح کی طرف خدا کا پیغام رشد و ہدایت لے کر آئے آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قوم اور ایک وقت تک کے لئے نبی بنا کر بھیجے گئے تھے اور ہمارے آخری نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام عالم کے لئے اور ہمیشہ کے لئے مینارۂ نور ہیں۔ اس لئے ہم خواتین کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ ہم عقیدۂ رسالت کی پختگی کے لئے علم و عمل دونوں پر بھرپور توجہ دیں۔ اور خواتین کے لئے تو اس کی اہمیت یوں بھی دو چند ہو جاتی ہے کہ آغوشِ مادر مستقبل کے شیدایانِ خدا اور رسولؐ کی درس گاہ اول ہے اور ہر ماں کو ان نونہالانِ قوم کے عقیدۂ توحید و رسالت کی آبیاری بھی کرنا ہوتی ہے۔ آیئے ایک نظر دیکھیں کہ اتباعِ سنت رسولؐ ہمارے لئے کیونکر ضروری ہے۔

انسان جسم اور روح کا مرکب ہے اور رب العالمین ان ہر دو عناصر کا مربی و پالنہار ہے جسمانی بقاء و افزائش کے لئے اس نے ہمیں طرح طرح کے پھل اور میوے عطا کیے۔ سردی، گرمی سے بچانے کے لیے سرد و گرم لباس اور رہائش کے لئے آرام دہ ٹھکانے فراہم کیے۔ انتہائے کریمی یہ ہے کہ جس شے کی انسانی جسم کو زیادہ ضرورت ہے اسے بے مول اور وافر مقدار میں پیدا فرما دیا۔ جیسا کہ پانی اور ہوا۔ کوئی ان کو روک نہیں سکتا اور نہ ان پر پہرا بٹھا سکتا ہے اگر دنیا کی پوری تاریخ میں کسی ایک ظالم نے اس کا ارتکاب کیا تو قیامت تک کے لئے ذلیل و رسوائی کا سزاوار ٹھہرا۔ ولعذاب الآخرۃ اشق

اب غور کرنے کی بات یہ ہے کہ جسم تو بہرحال روح سے ادنیٰ ہے۔ روح لطیف ہے اور جسم کثیف، روح کا مقام بلندی ہے اور جسم کا مسکن زمین۔ تو کیا اللہ تعالیٰ نے ادنیٰ عنصر کی تربیت پر اتنی توجہ دی اور روح کو عبث چھوڑ دیا۔ نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ روح امر ربی ہے اس کا مقام افلاک کی وسعتوں میں ہے اس لئے اس کی رشد و ہدایت کا منبع بھی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جب اپنا خلیفہ اور نائب بنا کر بھیجا تو فرمایا۔

فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

(سورۃ بقرہ آیۃ ۳۸)

اسی وعدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار (واللہ اعلم) پیغمبر علیہم السلام بھیجے۔ آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنا اپنا فرض اللہ تعالیٰ کے منشا کے مطابق انجام دیا۔ ان تمام انبیاء علیہم السلام اور اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتب پر (زبان سے اقرار کرنا اور دل سے تصدیق کرنا) اقرارٌ باللسان وتصدیقٌ بالقلب فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو مختلف معجزات و عطا فرمائیں اور انہوں نے اپنی قوم کے سامنے اپنی زندگی کو مثالی نمونہ بنا کر پیش کیا تاکہ ان کی پوری قوم یا اس کے نیک افراد فلاح اور کامیابی حاصل کریں اور آخر میں آنحضرت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت عالم بنا کر بھیجا تا کہ وہ تمام عالم کے لئے دنیا میں اپنی کامل زندگی کا عملی نمونہ ہمیشہ کے لئے چھوڑ جائیں وہ تمام صفات جو انبیاء علیہم السلام میں انفرادی طور پر ودیعت ہوئی تھیں آپ ان تمام خوبیوں کا جامع مرقع تھے۔ سہ

حسن یوسف، دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اللہ تعالیٰ نے بتدریج اپنے دین کی تکمیل فرمائی۔ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ پر نازل کردہ قرآن پاک آخری آسمانی کتاب ہے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور نہ ہی کوئی کتاب وحی کا سلسلہ ختم ہو چکا۔ لہٰذا اب مطاعِ مطلق صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہی ہے اللہ تعالیٰ نے سورۃ مائدہ میں فرمایا۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا
(آیۃ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب قیامت آئے گی اور ہمیں اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا اور اس حساب میں سرخروئی کی امید صرف اسی صورت میں کی جا سکتی ہے جب ہمارا ہر عمل آپ کی سنت کے مطابق ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نظر ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (سورۃ النساء آیۃ)
جس نے رسول کا کہا مانا بے شک اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جس سے رسولؐ راضی ہو گئے اس سے اللہ راضی ہو گیا۔ اور رسولؐ یقیناً اور صرف اس سے راضی ہوگا جس سے اللہ راضی۔ اور وہی شخص اللہ کے فضل و کرم سے بہشتِ بریں سے حصہ پائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی رحمت کے پردے میں ڈھانپ لے۔ ([illegible])

حقیقت

صبر اولیاء اللہ کی نظر میں

قاضی
محمد اسرائیل
مانسہرہ

اسلام میں صبر کی بڑی اہمیت اور صبر کرنے والوں کے ساتھ وعدہ خداوندی ہے کہ میں ان کی مدد کروں گا۔ وہ کتنے خوش قسمت لوگ ہیں۔ جو ہر قسم کے مصائب اور تکالیف میں صبر کرتے ہیں۔ صوفیا کے نزدیک صبر ایک اعلیٰ قسم کا مجاہدہ ہے۔ جو اس مجاہدہ کو حاصل کرے گا۔ وہ اولیاء کی فہرست میں شامل ہوگا۔ مگر صبر و تحمل کرنا بڑا ہی مشکل ہے۔ بڑے بڑے لوگ اس میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ میں مختصر طور پر اولیاءؒ کے اقوال کی صبر کے متعلق ایک جھلک پیش کرتا ہوں۔ جو انشاء اللہ العزیز قارئین کرام کے لیے بہت فائدہ مند ہوگی۔ امیر المومنین سیدنا حضرت علیؓ نے فرمایا کہ صبر کو ایمان سے وہ نسبت ہے جو سر کو بدن سے ہے۔ (احیاء العلوم)

حضرت سیدنا عبداللہ مسعودؓ۔ آپ نے فرمایا کہ ایمان کے دو نصف ہیں۔ ایک کو عرف عام میں صبر اور دوسرے کو شکر کہتے ہیں۔ (احیاء العلوم)

حضرت سیدنا ابو درداءؓ۔ آپ نے فرمایا کہ ایمان کا نگرہ حکم پر صبر اور تقدیر پر راضی رہنا ہے۔
(احیاء العلوم)

حضرت سیدنا جعفر صادقؒ: آپ سے کسی نے سوال کیا کہ درویش صابر زیادہ افضل ہے یا تونگر شاکر۔ آپ نے فرمایا درویش صابر۔ کیونکہ تونگر کا دل مال کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور درویش کا دل خدا کے ساتھ ہوتا ہے
(تذکرۃ الاولیاء)

یوسف اسباطؒ۔ آپ نے فرمایا کہ علامات صبر یہ ہیں۔ مجبور کرنا نفس کو، اور طلب کرنا انس کو۔ اور نفی کرنا جزع کی۔ اور محافظت کرنا اطاعت کی۔ اور استقامت پر واجبات اور صدق معاملات میں اور طول دینا قیام کو مجاہدات میں (تذکرۃ الاولیاء)

ابو علی حسین بن احمد کاتبؒ۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے ہم پر صبر کیا۔ وہ ہم تک پہنچا۔ (طبقات الکبریٰ)

ابو الحسن خیر النساجؒ۔ آپ سر من رائی کے باشندے تھے ابو حمزہ بغدادی کی صحبت سے مستفیض ہوئے۔ اور ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ نے فرمایا کہ صبر جوانمردوں کے اخلاق میں سے ہے۔ (طبقاۃ الکبریٰ)

ابو محمد سفیان بن عیینہؒ۔ آپ ۱۰۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۷ھ میں سفر آخرت پیش آیا۔ بغداد میں نشوونما ہوئی۔ مکہ معظمہ میں سکونت اختیار کی۔ اور وہیں وصال ہوا۔ آپ نے جلیل القدر بزرگوں کی صحبت سے استفادہ کیا۔ آپ نے فرمایا جس نے مصیبت پر صبر کیا۔ اور قضا پر رضا ظاہر کی۔ اس کا کام پورا ہو گیا۔
(طبقات الکبریٰ)

حارث محاسبیؒ:۔ آپ نے فرمایا کہ صبر یہ ہے تیر بلا کا نشانہ بنے اور اف نہ کرے۔ (تذکرۃ الاولیاء)

ابو سلیمان درانیؒ:۔ آپ نے فرمایا بہترین چیز شکر نعمت کا اور صبر بلا پر کرنا ہے۔ (نفحات الانس)

ابو حامد احمد خضرویہ بلخیؒ:۔ آپ نے فرمایا کہ صابر وہ جو صبر کرے۔ نہ کہ وہ جو صبر کرے اور شکایت کرے
(طبقاۃ الکبریٰ)

ابو بکر محمد بن عمر حکیم وراقؒ:۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ صبر کو نگاہ رکھو جو تمہارے اور تمہارے نفس کے درمیان ہے (نفحات الانس)

سہل بن عبداللہ تستریؒ:۔ آپ نے فرمایا کہ بلا پر صبر کرنے سے عافیت سے صبر کرنا زیادہ سخت ہے

(نفحات الانس)

شیخ الطائفہ سید جنیدؒ :۔ آپ نے فرمایا کہ صبر تلخیوں کو خوشی سے برداشت کرنا ہے۔ (نفحات الانس)

ابوالفیض ذوالنون مصریؒ :۔ آپ نے فرمایا کہ صبر ثمرہ ہے۔ یقین کا۔ اور اخلاص کامل نہیں ہوتا جب تک صدق و صبر اس کے ساتھ نہ ہو۔ آپ سے کسی شخص نے نصیحت چاہی آپ نے فرمایا کہ کوئی بلا تجھ پر نازل ہو تو اس کو برداشت کر (تذکرۃ الاولیاء)

حضرت سفیان ثوریؒ :۔ آپ مسترشدین سے فرمایا کرتے تھے۔ کہ خوش ذائقہ اور بدذائقہ کھانے سے کا امتیاز لب سے حلق تک رہتا ہے۔ اور جب حلق سے نیچے اترا۔ تو دونوں یکساں ہو جاتے ہیں۔ پس تم کو صبر کرنا چاہئے۔ تاکہ مزے دار اور بدمزہ کھانا یکساں معلوم ہو۔ کیونکہ جو چیز ایسا تو ڑا اثر رکھتی ہو۔ اس کے بغیر صبر کر سکتے ہیں۔ (تذکرۃ الاولیاء)

اور ہاتھوں کی طرف اشارہ فرمایا۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں۔ کہ ہم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا۔ جس کے بال پراگندہ تھے۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اسے وہ چیز نہیں ملی۔ جس سے بالوں کو درست کر لے۔ اور ایک آدمی کو میلے کپڑوں میں دیکھ کر فرمایا کہ اسے وہ چیز نہیں ملتی جس سے یہ اپنے کپڑے دھولے۔

حضرت ابوالاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت میرے کپڑے معمولی تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس مال ہے؟

میں نے عرض کی ہاں

آپ نے فرمایا کس طرح کا مال ہے؟

میں نے عرض کی ہر طرح کا مال ہے۔ اللہ نے مجھے اونٹ، گائیں، بکریاں، گھوڑے اور غلام دے رکھے ہیں۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ نے تمہیں مال دے رکھا ہے۔ تو اس کے فضل و احسان کا اثر تمہارے جسم پر ظاہر ہونا چاہئے۔

بقیہ : اٹک

فخر الاسلام فیصل نے ایک بیان میں کہا کہ ختم نبوت کے رضاکار مختلف شہروں سے ٹیلی فون کر رہے ہیں کہ ہم اپنے ساتھ ویگنیں لے کر آئیں اور اٹک شہر اور گردونواح کے تمام مرزائی اور مرزائی نوازوں کو سبق دیں۔ ہفتہ والے دن ضلع اٹک کے تمام علماء کرام کی میٹنگ مرکزی جامع میں ہوگی تاکہ آئندہ کا لائحہ عمل تیار کیا جا سکے۔

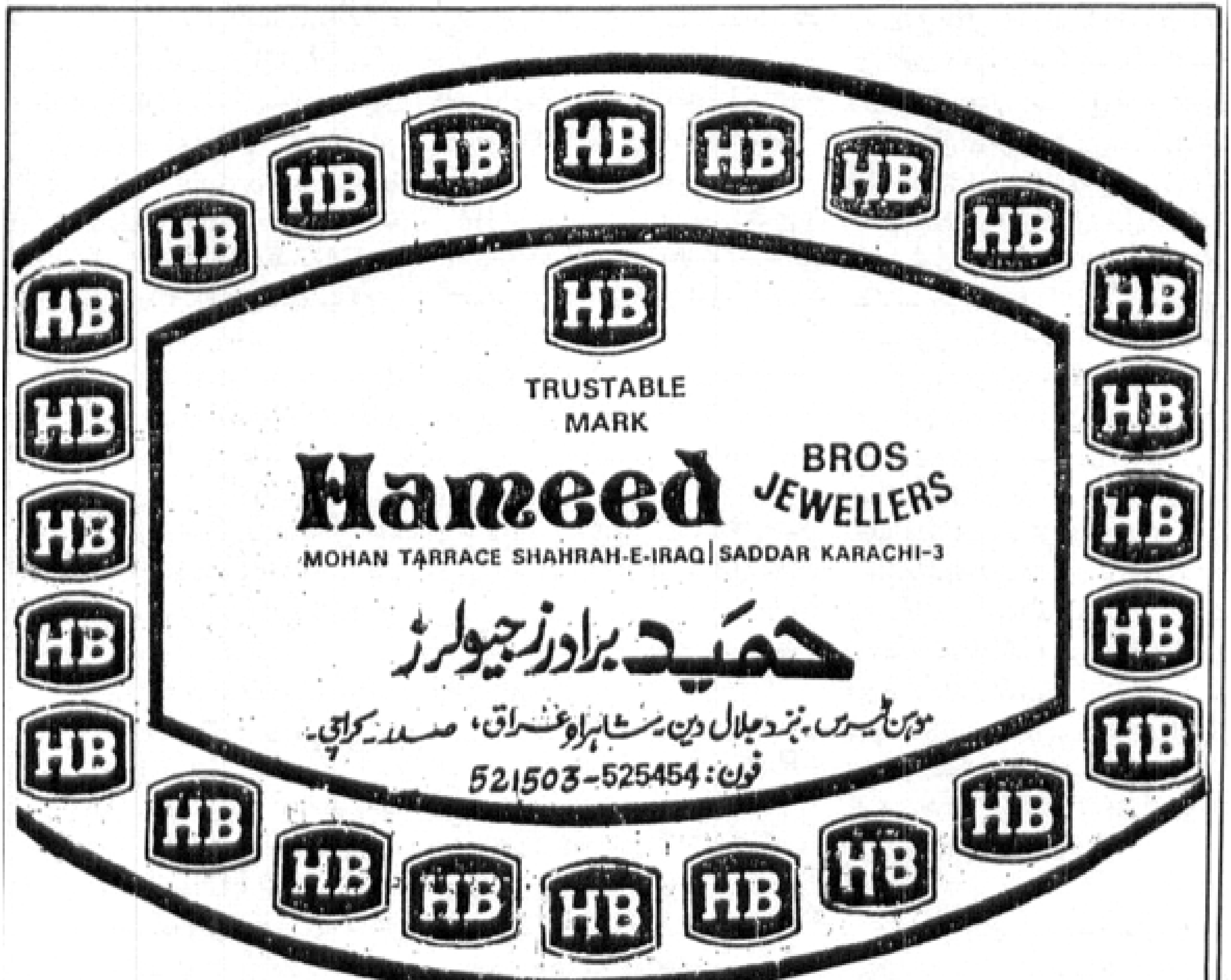

دینی مدارس کیخلاف زہر افشانی

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

روزنامہ جنگ کراچی (2رجنوری 1990ء) کی اشاعت میں ادارتی صفحہ پر احمد ندیم قاسمی کا کالم شائع ہوا۔ جس میں ایک مراسلہ نگار کے حوالے سے مدارس عربیہ کے خلاف زہر افشانی کی گئی ہے۔

مراسلہ نگار نے دینی مدارس کے 88795 طلبہ پر نو سال میں 33 کروڑ 84 لاکھ 20 ہزار روپے کی زکوٰۃ خرچ کرنے کا جو احسان دھرا ہے ذرا حساب لگا کر دیکھئے کہ یومیہ فی طالب علم کتنی رقم بیٹھتی ہے۔

نو سال کے دن ہوئے 3285

ان دنوں پر مذکورہ بالا 338420000 کی رقم کو تقسیم کیا گیا تو فی دن خرچ ہونے والی زکوٰۃ ہوئی 103020

اور ایک لاکھ تین ہزار بیس روپے کی رقم کو اٹھاسی ہزار سات سو پچانوے طلبہ پر تقسیم کیا گیا تو فی طالب علم یومیہ رقم ہوئی ایک روپیہ سولہ پیسے۔ گویا مراسلہ نگار کی ساری غوغا آرائی کا حاصل یہ ہوا کہ دینی تعلیم حاصل کرنے والے طالب علم کو ایک روپیہ سولہ پیسے کی زکوٰۃ کیوں دی گئی؟ اس قوم کی بلند ہمتی اور عالی حوصلگی کی داد دینی چاہئے۔ جس کے افراد اپنے دین کی تعلیم پر ایک روپیہ سولہ پیسے کی "خطیر" رقم خرچ کرنے پر احتجاج کر رہے ہوں۔ اور وہ بھی ٹیکس کی رقم سے نہیں بلکہ زکوٰۃ کی رقم سے۔ افسوس ہے کہ ان اعداد و شمار کو پیش کرتے ہوئے نہ تو مراسلہ نگار کو گھن آئی اور نہ ہمارے ملک کے نامور ادیب کو مراسلہ نگار کے ان "نامبارک خیالات" کو اپنے کالم میں جگہ دیتے ہوئے کوئی خفت محسوس ہوئی۔

محترم مراسلہ نگار نے چیف ایڈمنسٹریٹر صاحب سے دینی مدارس کے طلبہ پر خرچ کی گئی زکوٰۃ کے اعداد و شمار تو بڑی دلچسپی سے معلوم کر کے شائع کر دیئے۔ حالانکہ مراسلہ نگار کو بھی اعتراف ہے کہ جن طلبہ پر یہ زکوٰۃ (ایک روپیہ سولہ پیسے یومیہ) خرچ کی گئی وہ نادار ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ کا صحیح مصرف تھے۔ کاش کہ انہوں نے چیف ایڈمنسٹریٹر صاحب سے یہ معلوم کرنے کی زحمت بھی فرمائی ہوتی کہ اس نو سال کے عرصہ میں زکوٰۃ کا بے محل استعمال کس قدر ہوا؟

کتنی رقم اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلبہ پر (مسلم و غیر مسلم کی رعایت کے بغیر) خرچ کی گئی؟ کتنی رقم نام نہاد رفاہی کاموں میں بغیر تملیک کے لگا دی گئی؟ کتنی رقم سرکاری اہلکاروں کے حصہ میں آئی؟ کتنی رقم بطور رشوت استعمال کی گئی؟ اور جتنی رقم دینی مدارس کو دی گئی اس میں سے کتنا کمیشن زکوٰۃ کے عملہ نے وصول کر لیا؟ شاید اس کا ریکارڈ جناب چیف صاحب کے دفتر میں بھی محفوظ نہیں ہو گا۔ لیکن کراماً کاتبین کے دفتر میں یقیناً محفوظ ہو گا؟ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ زکوٰۃ کی جو رقم اپنے صحیح مصرف پر خرچ کی گئی اس پر تو جارحانہ انداز میں احتجاج کیا جا رہا ہے اور زکوٰۃ کی جو رقم ایسی جگہوں پر خرچ کی گئی جن سے زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ہی ادا نہیں ہوئی اس پر نہ کوئی سوال اور نہ احتجاج۔؟

مراسلہ نگار نے سوال کیا ہے کہ ان دینی مدارس میں کیا پڑھایا جاتا ہے۔ وہاں کون لوگ پڑھتے ہیں، پڑھانے والے کون اور کس قدر تعلیم یافتہ ہیں، کیا ان دینی مدارس میں کوئی ایسا بچہ بھی پڑھتا ہے جو کسی کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھتا ہو

مراسلہ نگار کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ ان دینی مدارس میں قرآن کریم، حدیث نبویؐ، اسلامی قانون، اسلامی عقائد وغیرہ علوم نبوت پڑھائے جاتے ہیں اور بعض وہ علوم بھی پڑھائے جاتے ہیں جو ان علوم کیلئے موقوف علیہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جن کے بغیر قرآن و حدیث اور دیگر اسلامی علوم کا سمجھنا ممکن نہیں اگر مراسلہ نگار کی نظر میں ان علوم نبوت کی کوئی قیمت نہیں تو ہم انہیں عقل و فہم کے لحاظ سے معذور سمجھتے ہیں اور اگر ان کے خیال میں ان علوم کا زندہ رکھنا اور ان میں تخصص پیدا کرنا بھی امت کی ذمہ داری ہے تو دینی مدارس کے خلاف مراسلہ نگار کی غوغا آرائی "آواز سگاں کم نہ کند رزق گدا را" کے مصداق ہے۔

رہا یہ کہ ان دینی مدارس میں کون لوگ پڑھتے ہیں جواباً گزارش ہے مراسلہ نگار کو مطمئن رہنا چاہئے کہ بحمد اللہ! وہاں سکھوں اور یہودیوں کے بچے نہیں پڑھتے بلکہ مسلمانوں کے بچے ہی زیر تعلیم ہیں۔

مراسلہ نگار پوچھتے ہیں کہ دینی مدارس میں پڑھانے والے کون ہیں اور کس قدر تعلیم یافتہ ہیں؟ جواباً گزارش ہے کہ جو فن دینی مدارس کے اساتذہ کے سپرد ہے وہ بحمد اللہ اس میں مہارت رکھتے ہیں اور بغیر کسی فخر و مباہات کے کہا جا سکتا ہے کہ اس شعبہ میں بڑے بڑے پی ایچ ڈی ان کے سامنے طفل مکتب کی حیثیت رکھتے ہیں، باقی یہ مراسلہ نگار کی بلند نظری ہے کہ ان کے نزدیک یہود و نصاریٰ کے علوم کو پڑھنے پڑھانے والے تو تعلیم یافتہ ہیں۔ لیکن علوم نبوت کے پڑھنے پڑھانے والے ان کی نظر میں تعلیم یافتہ نہیں۔

رہا مراسلہ نگار کا یہ کہنا کہ کیا ان مدارس میں کوئی ایسا بچہ بھی پڑھتا ہے جو کسی کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھتا ہے اس سلسلہ میں چند گزارشات ہیں۔

اول تو مراسلہ نگار کی اطلاع کیلئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بحمد اللہ ان مدارس میں ایک معقول تعداد اُن طلبہ کی بھی ہے جن کا تعلق کھاتے پیتے مگر دیندار گھرانوں سے ہے۔ مراسلہ نگار ذرا زحمت فرما کر ملک کے اہم دینی مدارس میں تشریف لیجائیں وہاں جاکر بچشم خود ملاحظہ فرمائیں۔

دوم، اگر فرض کر لیا جائے کہ ان دینی مدارس میں ایک بچہ بھی ایسا نہیں پڑھتا جس کا تعلق کھاتے پیتے گھرانے سے ہو تو مراسلہ نگار ہی بتائیں کہ اس میں قصور دینی مدارس کا ہے؟ یا کھاتے پیتے گھرانوں کا؟ اگر کوئی کھاتا پیتا گھرانہ دولت کی بدمستی میں دین اور دینی تعلیم سے بے نیاز ہو چکا ہے تو یہ اُس کی اپنی بدبختی و شقاوت ہے۔ دین، دینی تعلیم اور دینی مدارس پر کیا الزام ہے؟ یہ حق تعالیٰ شانہ کی تقسیم ہے کہ اکثر و بیشتر دین اور دینی علوم کے پاس غریب اور پسماندہ طبقہ ہی رہا ہے۔

سوم، مراسلہ نگار کا دینی مدارس پر یہ طنز کرنا کہ کھاتے پیتے گھرانوں کے بچے ان میں کیوں تعلیم نہیں پاتے؟ یہ بالکل وہی بات ہے جو مکہ کے کافر قرآن کریم پر طنز کرتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ یہ قرآن ایک غریب آدمی پر کیوں نازل کیا گیا مکہ اور طائف کی دو بستیوں میں سے کسی کھاتے پیتے آدمی پر یہ قرآن کیوں نازل نہیں کیا گیا؟ کیسی ستم ظریفی ہے کہ آج مراسلہ نگار کفار مکہ کی ترجمانی کرتے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشینوں پر وہی پھبتی اڑا رہے ہیں جو کفار مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اڑایا کرتے تھے۔

مراسلہ نگار لکھتے ہیں کہ جو طلبہ ان مدارس سے فارغ التحصیل ہو کر نکلتے ہیں وہ کسی مسجد کی امامت کے علاوہ کیا اور کسی کام کے قابل ہوتے ہیں؟ گویا مسجد کی امامت اور دوسرے دینی مشاغل مراسلہ نگار کے نزدیک کوئی کام ہی نہیں، بھنگیوں کا کام تو مراسلہ نگار کے نزدیک کام ہے مگر قرآن کریم کا پڑھنا اور پڑھانا اور دینی علوم کی تعلیم دینا، مسلمانوں کی پیش آمدہ ضروریات میں دینی رہنمائی کرنا۔ ان کو شرعی مسائل بتانا سرے سے کوئی کام ہی نہیں؟ دنیا کا کون مسلمان ہو گا جو مراسلہ نگار کی اس ذہنی پرواز کی داد نہ دیگا؟

مراسلہ نگار کی عقل و دانش صرف اس بات پر احتجاج کر رہی ہے کہ ایک روپیہ سولہ پیسے کی زکوٰۃ ایسے لوگوں کو کیوں دی جا رہی ہے جن کی سرگرمیاں صرف اور صرف دین تک محدود ہیں۔ ممکن ہے کہ کل کوئی مراسلہ نگار سے بھی زیادہ عقل مند شخص یہ احتجاج کرنے لگے کہ قومی خزانے کا کھربوں روپیہ فوج پر کیوں خرچ کیا جا رہا ہے۔ جب کہ بیس سال سے ہماری کسی ملک سے جنگ ہی نہیں ہوئی۔ اور نہ اتنی بڑی فوج کا کوئی مصرف سامنے آیا ہے اور عدالتوں پر اتنا بڑا سرمایہ کیوں خرچ کیا جا رہا ہے جبکہ بظاہر غریب عوام کو ان سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا اور نہ کوئی غریب کسی عدالت سے رجوع کر سکتا ہے ایسے سوالات اُٹھانے والا یا تو ملک کا دشمن تصور کیا جائیگا اور اُسے فوری طور پر گرفتار کر کے پس دیوار زنداں بھیجا جائیگا یا اُس بے چارے کو ذہنی معذور قرار دے کر اُسے کسی دماغی اسپتال میں داخل کرنے کا مشورہ دیا جائیگا۔ ٹھیک اسی طرح مراسلہ نگار کا دینی مشاغل و مصروفیات کو "بے کار" قرار دینا اس کا منشا یا تو دین دشمنی ہے یا ذہنی افلاس کہ

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

مراسلہ نگار کو دین پر خرچ ہونے والے ایک روپیہ سولہ پیسے کی گراں قدر زکوٰۃ کی رقم بری طرح چبھ رہی ہے اور وہ اُس

پر احتجاج کر رہے ہیں کہ یہ ان بے کار لوگوں کو کیوں دی جا رہی ہے۔ لیکن کیا ان سے کوئی شخص یہ دریافت کر سکتا ہے کہ لاکھوں روپے یومیہ جن ادبی و تعلیمی اداروں کو دیئے جا رہے ہیں ان سے فارغ ہونے والے ادیبوں 'شاعروں لاکھوں تعلیم یافتہ افراد نے "شغل بے کاری" کے سوا قوم کو کیا دیا ہے 'اور ان کا مشغلہ بلڑبازی 'لوٹ مار 'ڈاکہ زنی اور قتل و غارت کے سوا کیا ہے؟ ان اداروں کے خلاف آپ نے کبھی احتجاج نہیں کیا جن کو قوم کے نونہالوں نے "میدان کارزار" بنا رکھا ہے اور جن کی وجہ سے قوم کا ناک میں دم ہو رہا ہے آپ دینی مدارس کے طلبہ کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں جو بے چارے معاشرے کیلئے کوئی مسئلہ پیدا نہیں کرتے قوم کو شرافت اور شائستگی ہی کی تعلیم دیتے ہیں۔

آخر میں مراسلہ نگار نے افلاطون و ارسطو سے عقل مستعار لیکر یہ تجویز پیش کی ہے کہ ان دینی مدارس کو اسکولوں میں تبدیل کر دیا جائے ماشاء اللہ! اسکولوں اور کالجوں سے فارغ ہونے والے بے کار گریجویٹوں کی کھیپ شاید پہلے کچھ کم ہے جس میں اضافہ کا مراسلہ نگار مشورہ صادر فرما رہے ہیں مراسلہ نگار سے اس ضمن میں بس اتنی ہی گزارش کرنا چاہوں گا کہ آپ ہزار بار دینی مدارس کو ختم کرنے کی کوشش کر دیکھیں یہ انشاء اللہ ختم نہیں ہوں گے۔ جب حکومت ان کو زکوٰۃ کے چند ٹکے نہیں دیتی تھی یہ جب بھی چل رہے تھے اور آئندہ اگر حکومت "معارف پروری" اور دینی اقدار کی بلندی کے جذبے سے اس خیرات کو بند کرنے کا فیصلہ کر لے تب بھی یہ دینی مدارس چلتے رہیں گے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کو قرآن کریم اور علوم نبوت کا دنیا میں رکھنا منظور ہے اس وقت تک قرآن کریم اور علوم نبوت کے حاملین کی خدمات بھی زندہ و پائندہ رہیں گی۔ ہم نے پہلے بھی دینی مدارس کو مشورہ دیا تھا اور اب اس مشورہ کو پھر دہراتے ہیں کہ بھوکوں مرنا گوارا کر لیں لیکن حکومت کے ہاتھ سے ایک پیسہ کی امداد قبول نہ کریں کو زکوٰۃ کا پیسہ خالصتاً عوام کا پیسہ ہے جس کا حکومت کے مالیاتی ذرائع سے کوئی تعلق نہیں ہے انشاء اللہ ان کیلئے اللہ تعالیٰ کے غیبی خزانوں سے سامان پیدا ہو گا کہ

"خدا خود میر ساماں ہست ارباب توکل را"

فضائل

آب زم زم بزبان سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا عبدالغنی طارق
رحیم یار خان

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا روئے زمین کا بہترین پانی آب زم زم ہے یہ بھوکے کا کھانا ہے بیمار کے لئے دوا اور روئے زمین کا بدترین پانی حضرموت کی وادی برہوت کے ایک گنبد میں (ایک کنوئیں کا) ہے۔ ٹڈی دل کی طرح (ایک دم آتا ہے) صبح دیکھئے تو فوارے چھوٹ رہے ہوتے ہیں۔ شام ہوتے ہی ایک ذرہ تری بھی نہیں رہتی۔

آب زم زم دنیا کے پانیوں سے کئی لحاظ سے بہتر ہے ایک خاص خصوصیت یہ ہے کہ بھوکے کیلئے غذا ہے بیمار کے لئے دوا ہے حضرت ابوذر غفاریؓ ابتداء اسلام میں مکہ تشریف لائے تو بیان کرتے ہیں کہ ایک مہینہ تک میرا قیام مکہ میں رہا۔ سوائے آب زم زم کے میرا کھانا کچھ نہ تھا اس سے صرف ان کا گذر اوقات ہی نہیں بلکہ انہی کا بیان ہے کہ میں موٹا ہو گیا بلکہ موٹاپے کی وجہ سے میرے پیٹ میں سلوٹیں پڑ گئیں (بخاری و مسلم)۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آب زم زم ہماری عیالداری کا بہت بڑا سہارا تھا۔ ہم اس کو شباعہ کہا کرتے تھے۔ یعنی سیر ہونے کے بعد بچار بننے والا۔ (طبرانی) کیمیاوی تحقیقات کے مطابق اس میں دو اجزاء شامل ہیں جو معدہ جگر آنتوں اور گردوں کے لئے مفید ہیں اس کے علاوہ اور بہت سے اقسام مرض کا علاج ہے جیسا کہ قارئین ختم نبوت جلد ۸۔ شمارہ نمبر ۱۶ میں پڑھ چکے ہیں۔ جزیرہ عرب کے جنوب میں بحیرہ عرب کے درمیان حضرموت کا علاقہ ہے جس کی ایک وادی یا گھاٹی کا نام برہوت ہے (مصنف عبدالرزاق) اسی نام کا وہاں ایک کنواں بھی ہے (النہایہ) جس کے نشانات اب تک موجود ہیں۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے حضرت صالح علیہ السلام اپنے چار ہزار ساتھیوں سمیت یہاں آکر مقیم ہوئے ان کے وصال کے بعد لوگ کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے۔ ان کی طرف ایک اور نبی آیا جس کو انہوں نے قتل کر دیا۔ اس پر عذاب نازل ہوا اور وہ سب ہلاک ہو گئے۔ اس کنوئیں پر اسی عذاب کا اثر ہے (بہت سے مفسرین نے اس واقعہ کو سورۃ حج کی آیت نمبر ۴۵، و بئر معطلۃ و قصر مشید کے تحت بروایت مجاہد ذکر کیا ہے کشاف جلد ۳۔ روح المعانی جلد ۱۷)

ٹڈی دل جب آتا ہے تو بادل کی طرح جب گئی تو یک دم گئی اسی طرح تیز پانی کا ایک نقصان یہ بھی ہوتا ہے جب آتا ہے پینے اور لینے والوں کو جینا اور پینا مشکل ہے جب تیزی سے ختم ہوا تو کچھ بھی باقی نہ رہا تمام خشک ہو گیا۔

ایک دوسری روایت میں ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کو جس مقصد کے لئے پیو اسی کے لئے مفید ہے بیماری کی وجہ سے پیو تو شفا ملے اگر بھوک کی وجہ سے پیو تو اللہ تعالیٰ سیر کر دے گا پیاس کی وجہ سے پیو تو پیاس ختم ہو (دارقطنی 'نیل الاوطار) یہ حضرت جبرئیل کی ٹھوکر سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت اسماعیلؑ کی سیرابی کا انتظام تھا جہاں اس وقت زم زم کا کنواں ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام امر الٰہی سے اپنے بیٹے و زوجہ کو چھوڑ کر گئے تھے نہ یہاں سبزہ تھا نہ آبادی قرآن کریم میں وادی ذی زرع کے الفاظ ہیں۔

جب یہ دونوں پیاس سے بے تاب ہوئے خدا تعالیٰ نے فرشتہ بھیج کر یہ چشمہ جاری کر دیا (امام بخاری نے اس

فون: ۸۰۹۹۳
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
ایشیا ٹینٹ سروس
شادی و دیگر پارٹیوں کیلئے کھانا پر بیڈ پر بھی دستیاب ہے
پروپرائیٹر محمد سلیم رضا
سیٹلائٹ ٹاؤن مارکیٹ گوجرانوالہ

واقعہ کو مفصل لکھا ہے ۔سوید بن سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارکؒ کو دیکھا آب زم زم کے پاس آئے اور ایک گلاس ہاتھ میں لیا اور قبلہ رو ہو کر کہا اے اللہ مجھ سے ابن ابی الموالی نے ان سے محمد ابن المنکدر نے ان سے حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آب زم زم جس مقصد کے لئے پیا جائے اسی کے لئے مفید ہے یہ کہہ کر فرمایا میں قیامت کے دن کی پیاس کے لئے پیتا ہوں یہ کہہ کر پی گئے ۔ہر زمانہ میں مختلف مقاصد کے لئے لوگوں نے اس کو پیا ،مشکل کو حل پایا ۔قدیم علماء میں سے بہتوں کے واقعات فتح القدیر جلد نمبر ۲ میں ہیں لیکن اس کی خاص تاثیر اسی مقام پر اور انہی ایام میں پینے میں ہے اگرچہ بعض اہل علم اس کو تسلیم نہیں کرتے لیکن تجربہ اس کا شاہد ہے ۔اللہ رب العزت آپؐ کے ہر حکم سے پورا استفادہ کرنیکی توفیق عطا فرمائے (آمین)

لباس

تحریر
محمد یونس

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

★ لوگو! تم سفید کپڑے پہنا کرو ،سفید کپڑا اچھی چیز ہے ۔اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

★ جو شخص نیا کپڑا پہنے اس کو چاہئے اگر مقدرت رکھتا ہو ۔تو پرانے کپڑے خیرات کر دے

★ جس بندے نے نیا کپڑا خرید ا اور اس کو پہن کر اللہ کی حمد بیان کی تو وہ کپڑا اس کے زانو تک نہیں پہنچ پاتا کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ کو بخش دیتا ہے

★ جس کسی شخص نے باوجود قدرت کے اور استطاعت کے محض عاجزی کی غرض سے اس لباس میں سادگی اختیار کرلی ۔تو اللہ تعالیٰ قیامت کے بھرے مجمع میں اس بندے کو اختیار دے گا کہ ایمانی حلوں میں سے جس حلے کو چاہے ،پسند کرے۔

★ جس شخص نے محض تواضع کے لئے بڑھیا لباس ترک کر دیا ۔تو اللہ تعالیٰ اس کو شرافت اور بزرگی کے لباس سے آراستہ فرمائے گا۔

★ لباس کی سادگی ایمان کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔

★ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تین چیز دوست رکھتے تھے۔

۱۔ دودھ کا دوہنا۔ (۲) صوف کا پہنا
(۳) گدھے کی سواری ۔

★ اگر کسی مسلمان نے اپنے بھائی مسلمان کو کپڑا پہنایا تو جب تک اس کے بدن پر کپڑا رہے گا۔تب تک اس کپڑے کا پہنانے والا خدا کی حفاظت و صیانت میں ہوگا۔

★ بہترین کپڑا وہ ہے ۔جس میں تم اپنی قبروں اور مسجدوں میں سے خدا سے ملو سفید رنگ کا ہے۔

★ جس نے دنیا میں ریشم پہنا آخرت میں وہ محروم رہے گا۔

★ سونا ریشم میری امت کے مردوں پر حرام ہے ۔اور عورتوں کے لئے حلال ۔

★ کھاؤ ،پیو، صدقہ کرو اور پہنو جب تک اس میں تکبر اور اسراف نہ پایا جائے ۔

★ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ جب موزہ پہننے کا ارادہ کرے تو اس کو جھاڑ لیا کرے ۔

★ اس مرد پر لعنت جو عورتوں جیسا لباس پہنے ۔اور اس عورت پر بھی لعنت جو مردوں جیسا لباس اختیار کرے ۔

★ تین آدمی ایسے ہیں ۔جن سے اللہ تعالیٰ نے روز محشر حساب نہ کرے گا ۔بلکہ ان کو دردناک عذاب

خوشخبری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام سے لے کر آج تک مرکزی "دار المبلغین" کا شعبہ مصروف عمل ہے جس میں ہزارہا ملکی وغیر ملکی طلباء وعلماء نے رد قادیانیت کا کورس کیا

امسال ۱۴۱۰ھ میں یہ کورس ۱۵ شعبان سے ۳۰ شعبان تک دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہو رہا ہے

جسکی نگرانی عالمی مجلس کے بزرگ رہنما حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی فرمائیں گے ملک کے پروفیسر ،لیکچرار ،دانشور ،علماء کرام ، ناظرین اسلام "رد قادیانیت" کے مختلف عنوانات پر لیکچر زدیں گے ۔علماء ،خطباء ،منتہی ،طلباء اسکولز و کالجز کے اسٹوڈنٹس سادہ کاغذ پر اپنے کوائف لکھ کر درخواستیں ارسال کریں۔

تمام مقامی جماعتیں اپنے ہاں سے نمائندے بھجوائیں

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان ،فون ۷۸ ۴۰۹

دے گا ۔ حضرت ابوذر غفاریؓ نے عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم یہ ناکام اور نامراد کون لوگ ہیں ؟

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ جو تین نام گنوائے ان میں پہلا نام یہ تھا ۔ وہ شخص جو غرور اور تکبر سے اپنا تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا ہے ۔

* وہ عورتیں جہنمی ہیں ۔ جو کپڑے پہن کر بھی ننگی رہتی ہیں ۔ دوسروں کو رجھاتی ہیں ۔ اور خود دوسروں کو رجھاتی ہیں ۔ اور خود دوسروں پر ریجھتی ہیں ۔ ان کے سر بختی اونٹوں کی طرح ناز سے ٹیڑھے ہوتے ہیں ۔ یہ عورتیں نہ جنت میں جائیں گی نہ جنت کی خوشبو پائیں گی ۔ حالانکہ جنت کی ۔ خوشبو بہت دور سے آتی ہے ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں ۔ کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ تکبر ہے کہ عمدہ لباس پہنوں ؟

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں بلکہ یہ تو خوبصورتی ہے ۔ اور خدا اس خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیقؓ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ۔ ان کے جسم پہ باریک کپڑے تھے ۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا ۔ اور فرمایا ۔

اسماء ! جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے بدن سے سوائے دو جگہوں کے اور کچھ نظر نہیں آنا چاہئے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے

حضرت ذوالنون مصریؒ ۔ آپ نے ایک مرتبہ کہا کہ سب تر وہ شخص ہے ۔ جو فاقہ میں صبر نہ کرے ۔

(احیاء العلوم)

ابوالحسن بن سالمؒ ۔ آپ نے فرمایا کہ صبر کی تعریف یہ ہے ۔ کہ تو اللہ کے لئے صبر کرے ۔ (عوارف المعارف)

عمر بن عبدالعزیزؒ :۔ آپ نے فرمایا کہ صابروں کو بدلہ بے حساب دیا جائے گا ۔ (الطبقات الکبریٰ)

ابوعثمان مکیؒ :۔ آپ نے فرمایا کہ صبر خدا کے بر ترتیب

جماعتی رفقاء، لائبریریوں کے انچارج اور اہل علم حضرات سے ایک درد مندانہ درخواست

ردقادیانیت پر امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام نے گذشتہ صدی میں اتنا لکھا ہے کہ اس پر جتنا شکر کیا جائے کم ہے ۔ ردقادیانیت کی کتابوں کے تعارف پر فقیر نے کام شروع کیا جو گذشتہ ایک سال سے جاری ہے ۔ اس کے لئے پاکستان کے متعدد ذاتی و قومی کتب خانوں کی گرد جھاڑی ۔ اللہ رب العزت کا فضل و احسان ہے کہ اس وقت تک ساڑھے آٹھ سو کتب و رسائل کے تعارف کا کام مکمل ہو گیا ہے ۔ تعارف میں کتاب کا نام ، مصنف ، صفحات ، سن اشاعت اور موضوع ، مباحث کی پوری تفصیل آ گئی ہے ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر دفتر ملتان کی لائبریری میں اس عنوان پر اتنا ذخیرہ کتب ہے کہ اتنا شاید دنیا کی کسی لائبریری میں نہ ہو ۔ تاہم یہ بھی واقعہ ہے کہ اس عنوان پر لکھی گئی کتب و رسائل کی بہت بڑی تعداد ہماری دسترس سے اس وقت بھی باہر ہے ۔

اسلئے جماعتی رفقاء ، قومی لائبریریوں کے انچارج حضرات ، اور اہل علم سے درخواست ہے کہ ان کے پاس ردقادیانیت پر جتنی کتابیں ہوں ان کی فہرست کتاب کا نام مع مصنف کے کوائف مرتب کر کے ذیل کے پتہ پر ارسال کریں ۔ یہ ایک بہت بڑی قومی خدمت ہو گی آپ کی مرسلہ فہرست میں کوئی ایسی کتاب ہوئی جس کے دیکھنے کی ضرورت ہو گی تو فقیر خود حاضری دے گا بہت ہی زیادہ تاکید و ادب کے ساتھ ۔

آپ کا مخلص ۔۔ اللہ وسایا

کیا یہ کتاب آپ کے پاس ہے؟

حضرت مولانا محمد علی مونگیروی رحمۃ اللہ علیہ قادیانیت کی تردید میں یگانۂ روزگار تھے ۔ آپ نے اتنے رسائل و کتابیں لکھیں اور اپنے حلقہ سے لکھوائیں کہ اس پر وہ پوری امت کی طرف سے تشکر کے مستحق ہیں آپ کے زمانہ میں ردقادیانیت کے تعارف و فہرست پر مشتمل ایک کتاب لکھی گئی جو خانقاہ مونگیر بھارت سے شائع ہوئی جس کا نام "حفاظت ایمان کی کتابیں" تھا اسی کتاب سے رد قادیانیت کی کتابوں کی فہرست حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب قائد قادیان میں بھی دی ہے ۔ حفاظت ایمان کی کتابیں ، نامی کتاب ہمارے مرکزی دفتر ملتان کی لائبریری کے لئے درکار ہے اندرون ملک یا بیرون ملک بالخصوص انڈیا کے جس عالم دین کی لائبریری میں یہ کتاب ہو اصل یا فوٹو سٹیٹ ذیل کے پتہ پر مہیا کر کے ممنون احسان فرمائیں

والسلام

(مولانا) اللہ وسایا دفتر ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

پورا بھروسہ کرنا۔ اور ابتلا کو بکمال خوشی اور مسرت سے برداشت کرنا ہے۔ مکروہات سے نفس کو روکنا صبر ہے (احیاء العلوم)

ابو عبداللہ انصاریؒ: آپ نے فرمایا۔ کہ صبر اللہ کی طرف سے کشادگی کے انتظار کرنے کا نام ہے۔ اور وہ بہترین و اعلیٰ خدمت ہے (عوارف المعارف)

شیخ منصور بطائحیؒ:۔ آپ نے فرمایا کہ صبر تو اولیوں کا توشہ راہ ہے۔ اور رضا۔ عارفین کا مرتبہ بلند ہے پس جو شخص اپنے پر صبر کر لیتے وہ گروہ صابرین میں سے برگزیدہ اور نیکوں کا بندہ ہے۔ (طبقات الکبریٰ)

ابو علی فضیل بن عیاضؒ۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ اصل دین کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ عقل۔ پھر دریافت کیا گیا۔ کہ اصل عقل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا علم۔ پھر دریافت کیا گیا۔ کہ اصل علم کیا ہے؟

تو آپ نے فرمایا حلم۔ سائل نے پھر دریافت کیا گیا کہ اصل علم کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا صبر۔ (تذکرۃ الاولیاء)

شقیق بن ابراہیم بلخیؒ:۔ آپ نے فرمایا کہ انسان کا مصیبت میں فریاد کرنا بالکل ایسا ہے۔ کہ نیزہ لیکر خدا سے لڑائی کرنا۔ (نفحات الانس)

ابو سعید حسن بصریؒ:۔ ایک اعرابی نے آپ سے دریافت کیا کہ صبر کی تعریف کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ صبر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بلا صبر کرنا۔ دوسرا اس پر صبر کرنا جس سے خدا نے منع کیا ہے۔

اعرابی نے کہا میں نے آپ سے زیادہ صابر و زاہد نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا۔ اے عزیز:۔ میرا صبر بالکل جزع ہے۔ اور زہد بالکل خواہش ہے۔ اعرابی نے کہا کہ اس کی تصریح فرمائیے۔

ارشاد فرمایا کہ صبر بلا میں یا عبادت میں ناطق ہے۔ اور میرا صبر دوزخ کے خوف سے ہے۔

جو عین جزع ہے۔ اور زہد میرا دنیا میں آخرت کی رغبت سے ہے۔ جو عین طلب ہے۔ اور بہترین صبر یہ ہے۔ کہ صابر اپنا نصیب درمیان سے اٹھائے تاکہ اس کا صبر کلیتہً حق سے ہو نہ دوزخ کے اطمینان سے۔ اور زہد اس

باقی صفحہ ۲ پر

دجال قادیانی

خواجہ محمد مصباح الدین راٹھور ایم اے منڈیکے گورایہ

عقل و خرد کا دشمن دجال قادیانی — فکر و نظر کا مدفن دجال قادیانی
ناموس کا لٹیرا، لخت جحیم سوزاں — سیتا نگر کا راون دجال قادیانی
نارِ سقر کا کندہ، لخت جحیم سوزاں — دوزخ کی تہ کا ایندھن دجال قادیانی
الحاد کا مُبلّغ، زندیق فتنہ پرور — راہِ ھدیٰ کا راہزن دجال قادیانی
بدشکل و بدمزاج و بدخو کریہہ منظر — بدتر ہیروں سے باطن دجال قادیانی
یک چشم گل انتانی ہے سنگھ تھا نام اس کا — رودر گوپال برہمن دجال قادیانی
پہلے بنا مجدد پھر دعویٰ نبوت — آخر بنا الٰہ بن دجال قادیانی
طاغوت کا حواری بدخواہ اہل حق کا — ادنیٰ غلام لندن دجال قادیانی
کفار سے موالات، اشرار پر مدارت — اہل ایماں سے بدظن دجال قادیانی
انگریز اس کا مرجع عیسائی اس کا ماویٰ — ہندو یہود مائل دجال قادیانی
فطرت کا کمینہ، خِسّت کا دفینہ — کذب و حیل کا مخزن دجال قادیانی
اس کا حدود اربعہ مصباح کیا بیان ہوں — اُجڑے مکاں کا آنگن دجال قادیانی

امام اعظم ابوحنیفہ کی فقہ سے ایک ورق

ترتیب:۔ قاری جمیل الرّحمٰن اختر لاہور

ایک صاحب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ مجھے بظاہر ایک لاینحل مشکل درپیش ہے۔ اگر غسل کرتا ہوں تو بیوی کو طلاق ہوتی ہے۔ اگر جنابت میں رہتا ہوں تو اللہ ناراض ہوتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ اگر میں غسل جنابت کروں تو میری بیوی پر تین طلاق، اب کیا کروں خدارا میری مدد فرمائیے امام ابوحنیفہؒ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور باتوں باتوں میں انہیں وہاں قریب ایک نہر کے پل پر لائے۔ اور دفعتہً پانی میں دھکا دے دیا۔ وہ شخص از سر تا قدم پانی میں ڈوب گیا پھر امام صاحب نے اسے باہر نکلوایا۔ اور اس سے فرمایا جا اب تیرا غسل ہو گیا۔ اور بیوی کو بھی طلاق نہیں ہوئی۔

(احناف کے نزدیک غسل میں پورے جسم پر پانی بہانا اور ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے۔ یہ جسم کو ملنا فرض ہے۔ اور نہ غسل میں نیت فرض ہے۔ پانی میں امام صاحب کے سائل کو دھکیل دینے کی صورت میں تینوں فرض پورے ہو گئے۔ لہٰذا اس کو شرعاً غسل حاصل ہو گیا۔ چونکہ بلا قصد و ارادہ تھا۔ اس لئے طلاق بھی واقع نہ ہوئی) موفق ج ۱ ص ۱۹۹

ایک مرتبہ امام صاحب کی مجلس میں ایک شخص آیا۔ اور دریافت کیا کہ ایک شخص نے تین قسمیں کھائی ہیں۔ نجات کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اس کی بیوی پر تین طلاقیں ہو جائیں گی۔ اور بستا گھر اجڑ جائے گا۔ آپ نے فرمایا کیسی قسمیں؟ سائل نے عرض کیا کہ صاحب واقعہ شخص نے اولاً قسم کھائی کہ (۱) اگر آج میں کسی بھی وقت نماز نہ پڑھوں تو میری بیوی پر تین طلاق (۲) پھر قسم کھائی کہ اگر آج غسل جنابت کروں تو میری بیوی پر تین طلاق۔ (۳) پھر قسم کھائی کہ آج میں اپنی بیوی سے وطی نہ کروں تو اس پر تین طلاق۔ عجیب مخمصہ تھا جو کہیں بھی حل نہیں ہو رہا تھا۔ علماء عاجز آ چکے تھے۔ امام ابوحنیفہ کی باریک بینی اور دور رسی کی داد دیجئے۔ سر اٹھایا۔ اور ایک چٹکی میں مسئلہ کا حل سامنے رکھ دیا۔ فرمایا (۱) صاحب واقعہ آج عصر کی نماز پڑھ لے (ب) نماز عصر سے فراغت کے بعد اپنی بیوی سے وطی (جماع) کر لے (ج) جب سورج چھپ جائے تو یہ شخص غسل کرے۔ پھر مغرب کی اور عشاء کی نماز پڑھ لے طلاق واقع نہیں ہو گی۔ تینوں قسمیں بھی پوری ہو جائیں گی۔

تلخ وشیریں

• ایک قادیانی مغالطے کا جواب
• مسئلہ کالے رنگ کا

حافظ
محمد اقبال رنگونی
مانچسٹر

روزنامہ جنگ لندن میں لندن کے مسٹر فتح علی کا ایک مراسلہ نظر نواز ہوا۔ جس میں صاحب مراسلہ نے اصل بات کو اس قدر الجھا دیا کہ ان کا اصل مقصود بھی مفقود رہا۔ اس ضمن میں چند گذارشات پیش ہیں۔ صاحب مراسلہ لکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے مخالف اسے جھوٹا اور کذاب سمجھتے ہیں۔" ارے صاحب آپ کو یہ بھی تو بتانا چاہئے تھا کہ اہل اسلام اسے کیوں جھوٹا اور کذاب سمجھتے ہیں۔ اور نہ صرف کذاب بلکہ اسے دائرہ اسلام سے ہی خارج سمجھتے ہیں۔ اس کی وجہ محتاج بیان نہیں۔ خود قادیانی کتب ورسائل اس پر شاہد عدل ہیں۔ اس لئے اسے صرف کذاب ہی نہیں بلکہ دجال اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھا گیا۔ صاحب مراسلہ اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں۔ مگر معلوم نہیں اتنے بھولے بھالے بننے کی کیوں کوشش کر رہے ہیں۔

(۲) مسٹر فتح علی نے حضرت امام مہدی علیہ الرضوان اور سیدنا مسیح علیہ السلام کے بارے میں بھی قلم کو حرکت دی ہے حالانکہ سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی برحق اور نزول کا عقیدہ برحق اور قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ نیز سیدنا حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں بھی احادیث کریمہ میں تفصیلات آچکی ہیں۔ مگر مرزا قادیانی اور قادیانی مبلغین نے مرزا قادیانی کو مہدی ومسیح بنانے کے لئے جو خود ساختہ معانی اپنائے ہیں۔ وہ حد درجہ حماقت وجہالت پر مبنی ہیں۔ ان لوگوں نے علامات مسیح ومہدی کی جو جو تاویلات کی ہیں۔ وہ نقلی طور پر تو کیا عقل بھی باور کرنے سے قاصر ہے۔ اور علامات کا جو حشر کیا ہے وہ تاویلات کی دنیا میں ایک عجوبہ ہی ہے۔ پھر لطف کی بات یہ ہے کہ مہدی ومسیح ہونے کے ساتھ ساتھ خود ظلی بروزی نبی ہونے کا دعوی بھی کردیا ہے۔ اور اپنے الہامات کی روشنی میں خود کو "محمد رسول اللہ" بنانے کے لئے جو پاپڑ بیلے ہیں۔ وہ بھی قابل دید ہیں۔ بلکہ نہیں اس سے بھی چار قدم آگے بڑھ کر قاضی اکمل نے تو مرزا قادیانی کو "

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

کا وظیفہ پڑھنا شروع کردیا۔ اور مرزا قادیانی نے اس وظیفہ کو خود سنا۔ مگر تو کہا: جزاک اللہ کہہ کر اس پر تصدیق کی مہر ثبت کردی۔ پھر مرزا ہی نے فتوی دیا کہ اس کا منکر کافر ہے۔ ولد الحرام۔ ذریت البغایا ہیں۔ اپنی قوم کو امت مسلمہ سے علیحدہ کردیا۔ اور اس پر اس کے جانشینوں کا اتفاق رہا۔ یہ تمام ثبوت اس بات کو واضح کردیتے ہیں۔ کہ مرزا کا دعوی نبی اور رسول ہونے کا تھا۔ اور اہل اسلام کا اعتقاد ہے کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوی نبوت کفر ہے۔ خواہ وہ ظلی بروزی کی آڑ ہے۔ خواہ وہ کسی کے اکسانے پر دعوی کرے خواہ وہ اپنے الہامات کو اس کا معیار بنائے!

(۳) مسٹر فتح علی کا کہنا ہے کہ مرزا قادیانی کی مخالفت کی وجہ صرف یہ ہے کہ "مرزا غلام احمد ان کو پسند نہیں اگر کوئی دعوی کرتا مثلاً مولانا احمد رضا خان یا مولانا محمد قاسم نانوتوی تو بات اس سے مختلف ہوتی" ہمیں معلوم نہیں کہ فتح علی کے نزدیک "پسند" کا کیا مفہوم ومعنی ہے؟ کیا مرزا قادیانی کو پسند نہ کرنے کی وجہ اس کے رنگ کا سیاہ ہونا۔ اس کی آنکھ میں نقص ہونا۔ اس کا دماغی خلل ہونا ہے؟ نہیں۔ سارے عیوب تو اس میں تھے ہی۔ اہل اسلام نے صرف اس وجہ سے ان پر کفر کا فتوی نہیں لگایا۔ وجہ تو بس یہ ہے کہ اہل اسلام کے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں۔ آپ کے کمالات۔ مقامات عزت وعظمت شان ورفعت پر کوئی شخص بھی ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کرے اور عقیدۂ ختم نبوت کو سبوتاژ کرکے ایک نئے فتنے کو جنم دے ہم اس کو کافر ودجال سمجھیں گے۔ اعلحضرت سیدنا احمد رضا خان یا حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی تو درکنار بڑی سے بڑی شخصیات ہی کیوں نہ ہوں۔ ان کے ساتھ بھی ہمارا یہی سلوک ہوگا۔ جو قادیانی گروہ کے ساتھ ہے۔ اس لئے کہ یہ مسئلہ جماعت ومسلک کا نہیں۔ بلکہ دین کا بنیادی مسئلہ ہے۔ اور اس پر سب کا اتفاق ہے۔

(۴) صاحب مراسلہ کہتے ہیں کہ " جس حدیث نے مرزا قادیانی

دوکان جیسے سونے کی کان
عزیز جیولرز جس کا نام
جہاں پر عمدہ اور جدید ڈیزائن کے زیورات دستیاب ہیں۔
تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں
حسین سنٹر زیب النساء اسٹریٹ صدر کراچی
فون نمبر: ۵۲۵۵۲۵

کو مسیح موعود بننے کی شہ دی۔ آخر اسے کسی نے کیوں خلاف قرآن نہیں کیا۔

محترم! خلاف قرآن ہی نہیں تو ہم کیوں کہیں کہ یہ حدیث خلاف قرآن ہے۔ بلکہ بغور دیکھا جائے۔ تو قرآن کی جس آیت کے بارے میں یہ مسئلہ بیان کیا جا رہا ہے۔ یہ حدیث ہی اس کی بھرپور تائید و تصدیق کرتی ہے۔

پھر یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور موافق تو موافق۔ مخالف بھی اس کے صحیح ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔ مرزا قادیانی کو ہرگز ہرگز اس حدیث نے شہ نہیں دی۔ یہ تو خود مرزا قادیانی کی بدقسمتی کہیے۔ یا شرارت انگیزی کہہ لیجئے۔ کہ اس نے خود ہی اس حدیث کی ایسی تاویل کہیں اور خود ساختہ معانی کا ایسا جامہ پہنایا کہ دنیا حیران و ششدر رہ گئی۔ کبھی مریم بنتا ہے تو کبھی حاملہ، تو کبھی ابن مریم، قادیان کو دمشق دو زرد چادروں کو دو بیماریاں دجال سے مراد انگریز، دجال کا گدھا، ریل گاڑی وغیرہ وغیرہ قرار پاتا ہے۔ افسوس تو اس بات کا بھی ہے۔ کہ یہ بدباطن منارے کی کوئی تاویل نہ کر سکا اور اسے مجبوراً اشتہار چندہ منارۃ المسیح کے نام سے دولت جمع کر کے منارہ بنانا پڑا۔ اور وہ بھی اس کی زندگی میں بن سکا۔ اور کہنے والے کہیں گے کہ جس مسیح نے آنا ہے وہ تو منارے پر اترکر آئے گا۔ اور یہ ایک ایسا مسیح ہے۔ جو خود منارہ بنا کر اس پر چڑھنا چاہتا ہے۔ مگر اس میں بھی کامیاب نہیں ہوا۔

حسرت ہے اس مسافر بے بس کے حال پہ
جو تھک کے رہ جائے منزل کے سامنے

بجائے اس کے کہ ہم قرآن و حدیث پر طبع آزمائی کر کے امت مسلمہ کو گمراہ کرنے کی کوشش کریں۔ مرزا قادیانی کی ذات۔ سیرت کو دیکھئے تو بہت سے راز اندروں سے پردہ اٹھ جائے گا۔ اور آپ بھی چیخ چیخ کر کہیں گے کہ یہ جھوٹا اور کذاب دجال تھا۔

مسئلہ کالے رنگ کا

کہا جاتا ہے کہ مرزا غلام قادیانی کا رنگ بہت سیاہ تھا۔ جتنے اندر سے کالے تھے۔ اتنے ہی اوپر سے بھی کالے تھے قادیانی عوام بھی بڑے مخمصے میں گرفتار تھے۔ کبھی وہ مرزا صاحب کے رنگ کو دیکھتے تو کبھی ان کی آنکھ کی طرف نگاہ عبرت تھی۔ مرزا قادیانی کو بھی اس کا بخوبی اندازہ تھا۔ لیکن اس معاملے میں وہ بھی مجبور تھے۔ یہ تو سب قدرت کے کرشمے ہیں۔

لیکن مرزا صاحب راضی برضا نہ تھے۔ بلکہ اپنی سیاہی پر بھی تاویلات کا رنگ چڑھا دیا کرتے تھے۔ یا ایک مرتبہ کسی نے پوچھ لیا۔ کہ جناب والا یہ منہ اور مسور کی دال۔ کیا حلیہ پایا ہے تو بجائے یہ کہنے کے قدرت کے کرشمے ہیں۔ یہ جواب مرحمت فرماتے ہیں۔ کہ میں کالا ہوں۔ تو کیا ہوا۔ خدا کا پیارا تو ہوں۔ ارے بھائی میں نبی ہوں۔ اور نبی کا رنگ سیاہ بھی ہوتا ہے۔ یہ دیکھو ایک نبی ....

کان فی الہند نبیاء اسود اللون
اسمہ کاھنا

یعنی ہند میں ایک نبی گذرا ہے۔ جو سیاہ رنگ کا تھا۔ اس کا نام کاہن تھا۔ یعنی کنھیا جس کو کرشن کہتے ہیں۔

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص۱۰)

کیسی تاویل کر دی کہ ایک نبی۔ جو کرشن تھا۔ ہندوستان میں تھا۔ اور کالا تھا۔ اسی لئے میں بھی اگر کالا ہوں تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ دیکھو آپ نے بھی فرمادیا ہے (العیاذ باللہ) اپنے رنگ کی تاویل کرنے کے لئے کیسے افتراء علی الرسول کا مرتکب ہوا۔ اندازہ فرمایئے۔ اسی طرح قادیانیوں کی ایک محفل بجی ہوئی تھی۔ بات شدید سیاہ رنگ کی ہو رہی تھی۔ ایک صاحب نے کہہ دیا ہو گا۔ کہ جناب والا آپ کا رنگ سیاہ ہے۔ تو کیا ہوا حجر اسود کا رنگ بھی تو سیاہ ہے۔ لوگ اس کی کتنی عزت کرتے ہیں۔ اسے چومتے ہیں۔ ایک ہی تو بات ہے مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مجھ پر الہام ہو گیا۔ الہام کیا تھا!

تجھے پائے من بوسید و من گفتم کہ سنگ اسود منم
(تذکرہ ص۳۵ و تفسیر کبیر ص۴۳)

ایک شخص نے میرے پاؤں کو چوما۔ میں نے کہا چوم لو۔ ہاں سنگ اسود میں ہی ہوں۔ مرزا قادیانی کے صاحبزادے مرزا محمود کا عقیدہ یہ ہے کہ خانہ کعبہ میں جو حجر اسود ہے۔ وہ جسمانی ہے۔ اور مرزا قادیانی روحانی سنگ اسود ہیں۔

ماشاءاللہ کیا نور پایا ہے۔ چشم بددور

ہمیں علم نہیں کہ یہ لوگ حجر اسود کی تاریخ سے واقف بھی ہیں یا نہیں۔ اور حجر اسود کے اسود ہونے کی تفصیلات رکھتے ہیں یا نہیں۔ تاہم اتنی بات ضرور ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی ظاہری و باطنی سیاہی چھپانے کے لئے بہت پاپڑ بیلے۔ مگر افسوس کہ یہ سیاہی دور نہ ہو سکی۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

بقیہ: آپ کے مسائل

ہے۔ دراصل مسلمان زیر بحث مسجد کو برائے نماز پنجگانہ کھولنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جبکہ محکمہ متروکہ وقف املاک مسجد ختم نبوت بانبدار (۱۲۷۴/ح) میں دفتر قائم کرنے پر مصر ہے۔ جس کو مسلمان زیر بحث قطعاً برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ محکمہ متروکہ وقف املاک کے حکام اور انتظامیہ ان تمام حالات کا بغور مطالعہ کر کے مسجد کو مسلمانوں کے حق میں کھلوا دے ورنہ تمام تر حالات کی ذمہ داری حکومت پر ہو گی۔

گناہ

آدمی جب گناہ کرتا ہے!
اپنے دل کو سیاہ کرتا ہے
اس میں نقصان ہے کسی کا کیا
اپنی عقبیٰ تباہ کرتا ہے

شاہین اقبال آثر کراچی

جب قادیانیوں نے اکھنڈ بھارت کی سازش کی تھی

قادیانی اب بھی پاکستان کو ختم کرنا چاہتے ہیں

از یوسف المدنی

قادیانیوں کے علاوہ پاکستان میں کوئی جماعت بھی ایسی نہیں جو اکھنڈ بھارت کے نظریات رکھتی ہو یا وہ اشارۃً کنایۃً بھی اس بات کی حمایت کا دم بھرتی ہو کہ پاکستان کی موجودہ حیثیت ختم ہو جائے اور پاکستان اور بھارت دونوں متحد ہو جائیں۔

احمدیوں (مرزائیوں، قادیانیوں) کا طریق کار یہ ہے کہ وہ ہر کام مبینہ وحی، الہام اور رؤیا (خواب) کی اوٹ میں انجام دیتے ہیں، چنانچہ اسی کے تحت قادیانیوں کے سابقہ سربراہ مسٹر محمود نے بلوچستان کی مجلس علم وعرفان میں اعلان کیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی مشیت ہندوستان اور پاکستان کو متحد دیکھنا چاہتی ہے اس لیے ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ عارضی تقسیم ختم ہو اور اکھنڈ بھارت کی صورت میں دونوں ملک یکجا ہو جائیں!

پاکستان کی سالمیت کے خلاف مرزا محمود کے اس بیان کا سختی سے نوٹس لیا گیا اور حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، قاضی احسان احمد شجاع آبادی اور مولانا محمد علی جالندھری رحمہم اللہ تعالیٰ نے مرزائیوں کے ان نظریات کے خلاف شدید احتجاج کیا اور پاکستان کے سابق وزراء اعظم لیاقت علی خان، خواجہ ناظم الدین، محمد علی بوگرا اور چوہدری محمد علی کو نجی ملاقاتوں میں مرزائیوں کے خطرناک عزائم سے آگاہ کیا تھا۔ لیکن ارباب اقتدار نے ان تنبیہات پر نہ تو کوئی توجہ دی اور نہ ہی مرزائیوں کے خطرناک عزائم سے ملک کو بچانے کی کوشش کی گئی، چنانچہ بعد ازاں اس گروہ کے لوگ فوج اور سول محکموں پر اپنا پورا تسلط جماتے رہے حتیٰ کہ گذشتہ عام انتخابات میں یہ جماعت وسیع پیمانے پر سیاسی میدان میں کود پڑی۔

۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ شروع ہوئی تو عام لوگوں کا غالب اندازہ یہی تھا کہ مشرقی پاکستان پر بھارت کے تسلط کے جواب میں مغربی پاکستان کے محاذ پر ہمیں زبردست کامیابی حاصل ہوگی اور کم از کم مقبوضہ کشمیر کا علاقہ تو لازماً پاکستان کی تحویل میں آجائے گا۔

انہیں امکانات کے پیش نظر قادیانی جماعت نے کمال ہوشیاری اور مستعدی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مرزائیوں کے سابق سربراہ مرزا محمود کا ایک پرانا رؤیا جو انہوں نے ۱۱ جون ۱۹۵۱ء کو لکھوایا اور وہ آج تک مسٹر محمد یعقوب انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ کے نہاں خانۂ دل و دماغ ہی کے کسی گوشے میں اٹکا پڑا تھا، یکایک منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو گیا۔

یہ رؤیا ربوہ سے شائع ہونے والے ایک ماہنامہ "تحریک جدید" ماہ دسمبر ۱۹۷۱ء کے ساتھ بطور ضمیمہ شائع کیا گیا ہے اور اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ پرچہ تیار ہو جانے کے بعد ضمیمہ صرف یک ورق کی صورت میں ساتھ رکھ دیا گیا ہے۔

گویا مرزائی جماعت اس رؤیا کو دسمبر ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ کے نتائج سے قبل ہی جلدی ہی عوام تک پہنچانا چاہتی تھی!

اس رؤیا کی عبارت خصوصی توجہ کے لائق ہے جس کی بابت لکھا گیا ہے کہ!

"حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱ جون ۱۹۵۱ء کو مندرجہ ذیل رؤیا مجھے لکھوایا تھا جو اس وقت سے اب تک میرے پاس محفوظ چلا آرہا تھا۔ اب حضور کے ارشاد پر یہ رؤیا دوستوں کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ خاکسار، محمد یعقوب مولوی فاضل۔ انچارج شعبۂ زود نویسی ۷۱/۱۲/۳۰

فرمایا:

میں نے دیکھا کہ میری چھوٹی ہمشیرہ امۃ الحفیظ بیگم میرے ساتھ ایک جگہ پر ٹہل رہی ہیں اور ارد گرد دوسرے لوگ بیٹھے ہیں وہ نہایت ہی آہستہ آواز میں میرے کان کے پاس منہ کرکے کہتی ہیں کہ ابھی مکانوں پر زیادہ خرچ نہ کرو، دار الحمد کے سجانے کی طرف توجہ کرو، میں سمجھتا ہوں کہ ان کو کسی نے کہلا بھیجا ہے کہ قادیان تو ہمیں ملنے والا ہے اس لئے کسی دوسری جگہ مکان بنوانے سے کیا فائدہ ہے۔ مگر میں خواب میں اس مشورہ کو غلط سمجھتا ہوں اور خیال کرتا ہوں کہ کسی جماعت کا مرکز کے بغیر تھوڑا عرصہ رہنا بھی خطرناک ہوتا ہے، یہ خیال کرکے میں نے بڑے جوش سے بلند آواز سے کہا کہ آہستہ آہستہ یہ بات کیوں کہتی ہو۔ ہر ایک جانتا ہے کہ قادیان ہم کو ملنے والا ہے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم دوسری جگہ مکان نہ بنائیں، جب قادیان ملے گی تو یوں ہی آہستگی سے تھوڑے ہی ملے گی، جب قادیان ملے گا تو اس کے ساتھ شملہ بھی ملے گا۔ ڈلہوزی بھی ملے گی، اور دوسرے اضلاع بھی ملیں گے، شملہ کا لفظ تو مجھے خوب یاد ہے ڈلہوزی کا لفظ پورے یقین سے یاد نہیں مگر میرا خیال ہے کہ میں نے شملہ کے ساتھ ڈلہوزی کا نام ہی لیا تھا، اسی طرح دوسرے اضلاع بھی ملیں گے، بلکہ اس وقت ———— مجھ پر یہ اثر معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب کا علاقہ بشمول دلی یا دلی کے پاس تک کا علاقہ ہم کو اس وقت ملے گا"۔

(ضمیمہ تحریک جدید۔ ربوہ دسمبر ۱۹۷۱ء)

قادیانی جماعت نے مندرجہ بالا رؤیا کو ضمیمہ کی صورت ماہ دسمبر میں جاری شدہ پاک بھارت جنگ کے دوران شائع کرکے کیا تاثر دینے کی کوشش کی ہے؟ اس کا جواب جماعت احمدیہ ہی دے سکتی ہے اور آئندہ حالات!۔

یہاں پر خصوصیت کے ساتھ لائق توجہ یہ بات ہے کہ ۱۹۶۵ء کی گذشتہ پاک بھارت جنگ کے اختتام پر تاشقند

میں جب بھارتی وزیراعظم لال بہادر شاستری کے ساتھ مذاکرات شروع ہوگئے تو قادیانی جماعت نے مرزا غلام قادیانی کا ایک الہام شائع کیا کہ "شاستری" شکست کھائے گا۔ حالانکہ تاشقند میں مذاکرات کے میز پر بھی پاکستان نے شکست کھائی تھی اور شاستری جیت گیا تھا۔

۱۹۷۱ء کی جنگ کے موقع پر قادیانی جماعت نے غالباً چھمب جوڑیاں پر پاک فوج کے غلبہ و تسلط کو دیکھ کر یہ گمان کر لیا ہوگا کہ چند روز کے اندر اندر پاک فوج پورے ضلع گورداس پور پر قابض ہو جائے گی، پٹھان کوٹ سری نگر ہماری تحویل میں آجائے گا تو قادیان خواہ مخواہ ہمارے قبضہ میں ہوگی اور اس طرح مرزا محمود کا رؤیا پیشگی شائع کر کے اسے قادیانیت کی صداقت کی حقانیت کے زندۂ جاوید کارنامے کی حیثیت میں پیش کیا جائے گا، لیکن خداوندِ عالم کا یہ قانون اٹل ہے کہ مفتری اور کذاب ہمیشہ جھوٹے ہی رہیں گے! اللہ نے پاکستان کو غلبہ عطا کیا اور قادیانی نامراد و ناکام رہے،

ذکری خارج از اسلام ہیں

تحریر محمد سلیم خان بلوچ

مملکت خداداد پاکستان کے قیام کا مقصد برصغیر کے مسلمانوں کے لئے آزاد اسلامی مملکت کا قیام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب برصغیر کے مسلمانوں نے اپنی آزادی کے لئے جدوجہد کا آغاز کیا تو سب سے پہلے مسلمانوں نے کسی نواب، لیڈر یا مولوی کو سب سے بڑا قرار نہیں دیا۔ بلکہ سب سے بڑا اس عظیم مالک کو قرار دیا۔ جو رب العالمین ہے۔ جو پورے جہاں کا مالک ہے۔ جو سب کا پروردگار ہے۔

یہی وجہ ہے کہ قیام پاکستان میں مسلمانوں نے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، پاکستان کا مطلب کیا (یعنی لا الہ الا اللہ۔ اس میں نظام حکومت کیا (یعنی پاکستان کے قیام کے بعد اس میں کونسا نظام حکومت ہے۔ سوشلزم، مارکزم، کمیونزم یا کونسا نظام نافذ ہوگا۔ اس نئی مملکت میں) جواب آیا محمد رسول اللہ (یعنی اس مملکت میں نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نفاذ ہوگا۔ اس مملکت میں قرآن کا قانون و شریعت مصطفیٰ ہوگا) یہ نعرے بلند کئے۔ بالآخر ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ (شب قدر کی رات ۱۲ بجے) بمطابق ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو اسلامی جمہوریہ پاکستان وجود میں آیا۔ اور مسلمانوں کی تمنا پوری ہوگئی۔ جو انہوں نے اپنے مولا سے کی تھی۔ اس مملکت کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ جس کے معنی ہیں پاک سرزمین۔ آج مسلمانان پاکستان اسی نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، اسلامی جمہوریہ پاکستان پائندہ باد، پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو بلند کر کے اسلام اور جمہوریہ اسلام کے لئے اپنا جان و مال سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔

میرے عزیز بہن بھائیو! جس طرح ہمارے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ اور مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے قادیانی اور لاہوری مرزائی سرگرم ہیں۔ اسی طرح ہمارے ملک کے دو صوبوں بلوچستان و سندھ میں ایک فرقہ بنام ذکری ہے۔ جو کیمبل پور (اٹک) پنجاب سے آنے والے نامعلوم شخص ملا محمد اٹکی کو اپنا رسول اور مہدی، قرآن میں تاویل کرنے والا۔ آخری رسول نبوت کا سردار مانتا ہے۔

اس فرقہ کے مختصر عقائد درج ذیل ہیں۔ جو ان کی کتابوں سے ہم پیش کر رہے ہیں۔ یہ کتابیں ذکریوں کی سیاسی پارٹی۔ "آل پاکستان مسلم ذکری انجمن (ہمارا مطالبہ ہے کہ اس پارٹی سے لفظ مسلم ہٹا دیا جائے۔ اور اسے غیر قانونی قرار دے کالعدم قرار دیا جائے۔) نے شائع کی ہیں۔ ناشر ذکری کے صدر نور غلام حسین ہیں۔ جب کہ پیش لفظ "اظہار خیال" ذکری انجمن کے سیکریٹری جنرل عبدالغنی صاحب کا ہے۔

ذکری فرقہ کے عقائد بحوالہ ذکری کتب!

1 :- محمد مہدی اٹکی خدا کا آخری نبی اور رسول ہے (قلمی نسخہ شئے محمد صفحہ ۱۸ اور ثنائے مہدی صفحہ ۱۲،۱۳،۱۴ مرتبہ محمد ایوب شہزاد بلوچ، شائع کردہ ذکری مہدی اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن)

2 :- محمد مہدی اٹکی خاتم النبیین ہے (قلمی نسخہ نورالدین بن ملا کمالان صفحہ ۲۱، معراج نامہ صفحہ ۲۳، ثنائے مہدی صفحہ ۱۲،۱۰ (مرتبہ ایوب شہزاد بلوچ) ذکر الٰہی صفحہ ۳۹) (مرتبہ محمد اسحاق ... ثنائے مہدی صفحہ ...

3 :- سابقہ تمام کتابوں میں مہدی کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ (ذکر وحدت صفحہ ۱۱)

4 :- اللہ نے تمام انبیاء سے مہدی پر ایمان لانے اور اس کی مدد کرنے کا عہد لیا تھا۔ (قلمی نسخہ نورالدین حصہ معراج نامہ صفحہ ۱۴۰)

5 محمد مہدی تمام انبیاء سے افضل ہے (ثنائے مہدی صفحہ ۱۲،۱۱، سفر نامہ مہدی صفحہ ۳، ثنائے مہدی صفحہ ۱۹ از عبدالکریم ذکری کون ہیں صفحہ ۴۲)

6 :- محمد مہدی خدا کے نور سے پیدا ہوا ہے (قلمی نسخہ شئے محمد قمر قندی صفحہ ۱۱۵، سفر نامہ مہدی صفحہ ۶، ثنائے مہدی صفحہ ۱۳)

7 خدا مہدی سے عشق کرتا ہے۔ خدا عاشق، مہدی اس کا معشوق ہے۔ قرآن مجید میں آیت "واصطنعتک لنفسی" کا یہی مطلب ہے۔ (خط شئے شکر، ترجمان بلوچ، ۶ مارچ ۱۹۳۶ء خط شئے شکر ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ تبر اسلام بر کوہ ذکریان صفحہ ۹۔

8 :- مہدی کھانے پینے سے پاک ہے (ذکری مذہب اور اسلام)

9 :- مہدی ماں باپ اور اولاد سے پاک ہے۔

10 :- مہدی زندہ ہیں خدا کے پاس عرش پر کرسی بچھائے بیٹھے ہیں (قلمی نسخہ نورالدین بن ملا کمالان حصہ معراج نامہ صفحہ ۲۱ ذکری کون ہیں صفحہ ۴۶

11 مہدی آخری شریعت لے کر آیا ہے۔ (قلمی نسخہ شئے محمد و نورالدین سے واضح ہے۔

12 :- حضور کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے۔ حضور منجملہ انبیاء ایک نبی تھے۔ اب محمد مہدی کی شریعت رائج ہو گئی ہے۔ اور یہی قیامت تک رہے گی۔ (ذکریں وود ۱۹ مارچ ۱۹۶۶ء از ملا شہداد، قلمی نسخہ نورالدین حصہ معراج نامہ، شریعت مہدی، امت مہدی، دین مہدی وغیرہ سے

ظاہر ہے۔

۱۳ :۔ قرآن مجید کا نزول اگرچہ بواسطہ حضرت محمد ہوا۔ مگر وہ مہدی کے لئے نازل ہوا ہے۔ لہذا اس کی وہی تعبیر و تفسیر معتبر ہے۔ جو محمد مہدی سے منقول ہے۔ (ثنائے مہدی ص۹، ایقم ص۷، ایقو ص۵، ذکر الٰہی ص۳۹، قلمی نسخہ شے محمد ص۱۵۳)

۱۴ :۔ حضور کا نام "محمد" نہیں "احمد" ہے۔ قرآن مجید میں جہاں نام "محمد" آیا ہے۔ اس سے مراد "محمد مہدی" ہے۔ (قلمی نسخہ نورالدین ملا کالان ص۲۳)

۱۵ :۔ کلمہ لا الٰہ الا اللہ نور پاک محمد مہدی رسول اللہ پڑھنا چاہیئے۔ اس کا منکر دوزخی ہے۔ (قلمی نسخہ شے محمد ص۱۲، ص۵۸، ص۱۰۱، سفر نامہ مہدی ص۲، ذکر توحید ص۹ وغیرہ، قلمی نسخہ نورالدین معراج نامہ)

۱۶ :۔ نماز پنجگانہ، جمعہ و عیدین کی نماز پڑھنے والا بے دین، گمراہ اور کافر ہے۔ کیوں کہ نماز منسوخ ہو چکی ہے۔ (قلمی نسخہ نورالدین، نیز سوالات ملا یار محمد لنگ)

۱۷ :۔ رمضان کے روزے منسوخ ہوگئے ہیں۔ آٹھ دن ذی الحجہ کے روزے فرض ہیں۔ (دیکھئے میں ذکری ہوں ص۲، ص۳۸ سے ص۴۳ جن میں رمضان کے روزوں کا قطعاً ذکر نہیں۔ ان کے روزوں میں رمضان کے روزے شامل نہیں)

۱۸ :۔ زکواۃ دس پر ایک (لوکیں دور، مکران نمبر۱۶، مارچ ۱۹۷۶ء از کامل تعاوری، بلوچی دنیا، فروری ۱۹۷۶ء، ستمبر ۵۹ء وغیرہ۔

۱۹ :۔ حج بیت اللہ منسوخ ہے۔ حج کوہ مراد فرض ہے۔ (لوکیں دور، مکران نمبر ۱۹، مارچ ۱۹۷۶ء از کامل تعاوری، قلمی نسخہ شے محمد ص۱۲۳، مسلمان مؤرخین، تبر اسلام بر کوہ ذکر یان ص۸، عمدۃ الوسائل ص۲۹)

۲۰ :۔ بوقت عبادت کسی خاص سمت رخ کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیوں کہ خانہ کعبہ کی اب کوئی حیثیت نہیں رہی مسلمان کا کعبہ اس کا دل ہے۔ بوقت عبادت قبلہ رخ نہ ہونا، ذکرانہ کا خراب نہ ہونا بیّن ثبوت ہے۔ قلمی نسخہ نورالدین بن ملا کالان ص۲۱-۲۲، نیز عمدۃ الوسائل ص۳۲ مطبوعہ ۱۳۲۵ھ خط شے شکر، ترجمان بلوچ ص۷ مارچ ۱۹۷۶ء)

۲۱ :۔ مروجہ وضو فرض نہیں اصلی وضو پرہیزگاری ہے (قلمی نسخہ نورالدین بن ملا کالان ص۲۲، ۲۵ عمدۃ الوسائل ص۳۳)

۲۲ :۔ مہدی کے بتائے ہوئے دین پر چلنا فرض ہے۔ مہدی کا اقرار ہر پیغمبر پر فرض ہے۔ (قلمی نسخہ شے محمد ص۹۹ قل، ثنائے مہدی ص۱۲)

۲۴ :۔ تمام ذکری محمد مہدی کے اُمتی ہیں۔ (حقیقت نور پاک و سفرنامہ مہدی ص۵ قلمی نسخہ شے محمد ص۱۰۳)

۲۵ :۔ جنت کا مالک مہدی ہے، اس نے یہ اختیار ملائیوں کو دیا ہے، مُلّائی جس کو چاہیں جنت ایک سال کے لئے دیں (چوگان کا ایک بول، ارمغان ذکر یان ص۲۳ و ص۲۹ از نومسلم رہنما)

۲۶ :۔ مُلّائی کو حلال و حرام کا اختیار ہے۔ دین میں احکام بدلنے کا حق ہے۔ (ذکری کون ہیں ص۱۵، ترجمان بلوچ ۷، مارچ ۱۹۷۶ء

۲۷ :۔ تمام پیغمبروں کی شفاعت مہدی نے مدد کی۔ (ثنائے مہدی ص۱۲

۲۸ :۔ امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے۔ لہذا مہدی کا منکر کافر ہے۔ (ثنائے مہدی ص۱۰ قلمی نسخہ شے محمد حصہ موسیٰ نامہ ص۱۰۱، ص۱۵۱/۱۵۲) ابیات شے محمد ثنائے مہدی ص۲، لوکیں دور مکران نمبر۱۶ مارچ ۱۹۷۶ء از ملا شہید دست، ذکری کون ہیں۔ ص۴۹

۲۹ :۔ شافع محشر محمد مہدی ہوگا۔ (ذکری کون ہیں ص۴۹

۳۰ :۔ قیامت کے دن صاحب لوا (جھنڈے کا مالک) مہدی ہوگا (ثنائے مہدی ص۱۱)

۳۱ :۔ مہدی وجہ کائنات ہے، اگر مہدی پیدا نہ ہوتا تو اس کائنات کو اللہ تعالیٰ پیدا نہ فرماتے۔ (حقیقت نور پاک، سفرنامہ ص۳، میں ذکری ہوں ص۶/۱۵، ثنائے مہدی ص۱۱)

۳۲ :۔ مہدی کا آغاز و انجام معلوم نہیں۔ اور وہ جگہ اور مکان سے پاک ہے۔ (ثنائے مہدی ص۱۳، ذکر وحدت ص۱۲)

۳۳ :۔ مہدی کی کتاب کا نام "برہان" ہے۔ (قلمی نسخہ سفرنامۂ مہدی ص۸)

نوٹ :۔ سفرنامہ مہدی شیخ عزیز لاری کی کتاب ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ قرآن چالیس جزو پر مشتمل تھا۔ دس پارے مہدی نے اپنی اُمت کے لئے چن کر لئے اس کا نام "برہان" ہے۔ جو ناپید ہے۔

مزے کی بات یہ ہے کہ ضلع خضدار میں تحصیل مشکے اور گریشہ اور نال کے ذکری یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مہدی کی کتاب کا نام "وحدانہ" ہے۔ تعجب خیز بات یہ ہے کہ قرآن کا وہ نسخہ جو ہاتھ سے لکھا ہوا ہے۔ اسی کو وحدانہ کہتے ہیں۔ اور پریس سے طبع شدہ قرآن کو نہیں مانتے۔

یہ ان عقائد کا مختصر تعارف تھا۔ اس فرقہ کا کلمہ "لا الٰہ الا اللہ نور پاک محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین" پڑھتے ہیں یہ کلمے شیر شاہ کراچی کے علاقہ میں جہاں میانوالی حضرات کا قبرستان ہے۔ اس کے ساتھ ان ذکریوں کا بھی قبرستان ہے۔ جو "موسیٰ" قبرستان کے نام سے مشہور ہے۔ ان کے قبروں کے کتبے پر یہ کلمے درج ہیں۔ یہ کلمے ان کی کتابوں میں بھی دیکھے جا سکتے ہیں یہ لوگ نماز کے منکر ہیں۔ نماز کے بدلے ان کے ہاں ذکر ہوتا ہے۔ کیوں کہ مہدی کے تعلیمات میں نماز کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ان کے یہاں مسجد نہیں بلکہ ذکرانہ یا ذکرانہ (ذکرخانہ) ہوتا ہے۔ ذکر کے لئے کسی چوکور جگہ پر دائرہ میں بیٹھ کر ذکر کرتے ہیں۔ ان کے ذکرانہ (ذکرخانہ) میں محراب نہیں ہوتا۔ البتہ مینار ہوتا ہے ذکری لوگ رمضان المبارک کے روزوں کے منکر ہیں ذی الحجہ کے آٹھ روزے رکھتے ہیں۔ نومسلم ذکری مذہبی راہنماؤں نے کہا ہے کہ ہم نے کبھی بھی کوئی روزہ نہیں رکھا۔ زکواۃ مسلمانوں کے نزدیک ہر صاحب نصاب پر فرض ہے۔ اور شریعت کے مقرر کردہ شرح کے مطابق زکواۃ سال میں ایک مرتبہ ادا کرے۔ مگر ذکریوں کے نزدیک زکواۃ بہ شرح ایک چوتھائی بجائے عشر بشرح ایک دھائی رکھا گیا کہ یہ ذکری ملائیوں کے لئے فائدہ مند تھا۔ اس لئے اپنے فائدے کے واسطے ترمیم کے ساتھ باقی رکھا۔ زکواۃ ان کے کروڑپتی ملا کھاتے ہیں۔ دیہی علاقوں میں ہر شخص خواہ وہ صاحب مال ہو یا غریب، اور روٹی کے ٹکڑے کا محتاج کیوں نہ ہو ان پر زکواۃ فرض ہے۔

(باقی آئندہ)

کیا پاکستان کے دفاعی امور کی نگرانی کے عہدے پر قادیانی کا تقرر اسلام کی کوئی خدمت ہے

سرور چیمہ کا پورا خاندان قادیانی ہے۔ صدر ضیاء الحق کے قتل میں سرور چیمہ کے خاندان کا ہاتھ ہے

ہفت روزہ "سیاسی لوگ" لاہور نے اپنی اشاعت ۱۳ جنوری میں ایک خبر شائع کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ وفاقی وزیر مملکت برائے دفاع غلام سرور چیمہ جنہوں نے شہید ضیاء الحق کے قتل کی تحقیقات بند کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس بارے میں جسے کچھ دریافت کرنا ہے اللہ تعالیٰ کو ٹیلی فون کرے، ان کے متعلق انکشاف ہوا ہے کہ وہ اور ان کا سارا خاندان بیوی، سسر، باپ، بھائی سب قادیانی ہیں اور ان کے قادیانی ہم زلف ۱۷ اگست ۱۹۸۸ء کو حادثہ بہاولپور کے موقع پر اس علاقے میں اعلیٰ عہدے پر مامور تھے جن کا بہاولپور میں صدر کی آمد کے معاملات سے گہرا تعلق تھا۔ حادثہ کے بارے میں مختلف خفیہ تحقیقاتی اداروں کی جو رپورٹیں سامنے آئی ہیں ان کے مطابق بھی اس حادثہ کے سلسلے میں متعدد قادیانی افراد اور گروہوں کا تعلق بتایا جاتا ہے اور ان کی سرگرمیاں تفتیش کے دائرے میں لائی جا چکی ہیں۔ غلام سرور چیمہ کے قادیانی تعلق کے بارے میں چھ ماہ قبل نیشنل پریس ٹرسٹ کے اخباروں میں بھی خبریں شائع ہو چکی ہیں۔ پیپلز پارٹی کے ارکان اسمبلی نے جب وزیر اعظم کے سامنے نومبر کے اجلاس میں ان کے خلاف الزامات لگائے تو اس میں یہ بات بھی شامل تھی کہ انہیں وزارت دفاع کا قلمدان سپرد کر کے ملک بھر میں درجنوں ایسے حساس اداروں پر کنٹرول دے دیا گیا ہے۔ جہاں کروڑوں، اربوں روپے کے ٹھیکے، خریداریاں اور ڈسپوزل کے کام دھاندلی کے طریقہ پر ان کی زیر قیادت انجام دیے جا رہے ہیں اور اس کے علاوہ مملکت کے دفاع اور سلامتی کے نقطۂ نظر سے بھی اس طرح کے آدمی کا ایسی جگہ پر ہونا خطرات کا باعث ہے۔ یہ بھی شکایت کی گئی کہ غلام سرور چیمہ مختلف سرکاری محکموں اور شعبوں میں قادیانی مذہب کے افراد کے تقرر کرنے اور پہلے سے موجود قادیانیوں کو ترقیاں دے کر اہم مقامات پر تعینات کرنے کی کوششوں میں مسلسل مصروف ہیں۔ حال ہی میں سیالکوٹ میں پیپلز ورکس پروگرام کے لئے عزیز الملک کو جو معروف قادیانی ہے ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا گیا۔ ادارہ "سیاسی لوگ" نے ملکی اور ملی مفاد کے پیش نظر اپنی صحافتی ذمہ داری کی تکمیل کے لئے وزیر اعظم کے سامنے یہ معاملات رکھنا مناسب سمجھا ہے کہ کیا دفاع کے شعبہ میں ایسے اہم عہدے پر کسی قادیانی کا تقرر اسلام کی کوئی خدمت نہیں ہے۔

مسجد ختم نبوت ڈیرہ اسمٰعیل خان کے بارے میں حقائق

تحریر: مولوی اللہ بخش تھویاسیال ڈیرہ اسمٰعیل خان

ڈیرہ اسماعیل خان نزد کمشنر بازار میں ایک سفید پلاٹ سکھوں کی ملکیت تھا۔ انہوں نے گوردوارہ اور دھرم شالہ کے لئے وقف کر دیا تھا۔ پاکستان بننے کے بعد یہ پلاٹ بغرض استعمال وقف املاک کے کنٹرول میں آ گیا۔ اس پلاٹ میں ہندوستان سے آنے والے مسلمانوں نے نماز پڑھنا شروع کر دی۔ اور حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کی وہاں تقریر بھی کرائی۔ ۱۹۵۳ء میں قادیانیوں نے اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کر کے ناجائز طریقے سے اس مسجد کو اپنے نام کرا لیا۔ اور متعلقہ حکام نے بغیر کرایہ کے بطور مسجد ان کے حوالے کر دی۔ خوش قسمتی سے ڈاکٹر مولا بخش صدر جماعت احمدیہ و متولی مسجد قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گیا۔ مسلمان ہونے کے بعد ڈاکٹر مولا بخش نے متعلقہ حکام محکمہ اوقاف کو درخواست دی کہ اس جگہ پر ابتداءً مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے ہم قادیانیوں نے اس پر ناجائز قبضہ کیا اور اب ۱۹۷۴ء میں قادیانی قانوناً غیر مسلم اقلیت قرار دیے گئے۔ لہٰذا اب مسجد قادیانیوں سے لے کر مسلمانوں کو دی جائے۔ مذکور ڈاکٹر اور محمد ریاض الحسن گنگوہی مسلسل اس مسجد کے حصول کے لیے عملی طور پر جدوجہد کرتے رہے۔ اور قادیانی قانوناً مسجد سے ۱۹۷۴ء میں نکال دیے گئے۔ مسلمانان ڈیرہ اسماعیل خان نے نمازیں ادا کیں اور مسجد کا نام "ختم نبوت" رکھ دیا گیا۔ بل بھی مسجد ختم نبوت کے نام ہو گیا تھا اور تاحال اس کی ادائیگی ہو رہی ہے۔ ان تمام حالات کے پیش نظر مسلمانان ڈیرہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت میں اس مسجد کے حصول کے لیے قانونی جدوجہد میں مصروف تھے کہ اچانک محکمہ متروکہ وقف املاک کے چوہدری حق نواز اور چپڑاسی شاہ نواز نے سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت ڈیرہ کی فضاء کو مکدر کرنے کے لیے مسجد ختم نبوت کا بورڈ جس پر حدیث مبارکہ "انا خاتم النبیین لا نبی بعدی" مندرج تھا، مسجد کے مین گیٹ سے اتار کر پھینک دیا اور مسجد کو تالا لگا دیا جس پر احتجاج ہوا اور دونوں ملزمان کو گرفتار کر کے توہین کا مقدمہ درج کیا گیا۔ اور ۲۲/۱۱/۸۹ کو گومل یونیورسٹی اور کالجز سے تعلق رکھنے والے نوجوان جمعیت طلباء اسلام نے مسجد کو اپنی تحویل میں لے لیا اور مسلسل پانچ یوم تک نماز پنجگانہ باجماعت نماز جمعہ اور محفل حسن قرأت کے پروگرام ادا کیے گئے۔ اسی روز حق نواز چوہدری نے رپورٹ درج کرائی جس میں طلباء کے علاوہ محمد ریاض الحسن گنگوہی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت محمد شعیب اور رحیم بخش ایڈیٹر کے دو مجاہد چوہدری رحمت علی اور دین محمد کے نام لکھوائے جبکہ موقع پر موجود بھی نہیں تھے اور یہ رپورٹ جھوٹ پر مبنی تھی۔ بعد ازاں محمد ریاض الحسن گنگوہی اور دین محمد کو جیل بھیج دیا گیا اور باقی پانچ طلبہ کی تھانہ میں اسی کیس میں ضمانت لے لی گئی۔ اور تین روز کے بعد انہیں بھی ضمانت پر جیل سے رہا کر دیا گیا۔ حالات کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے پولیس نے ۱۰۷/۱۴۵ کی کارروائی کرتے ہوئے مسجد ختم نبوت کو اپنی تحویل میں لے کر پولیس گارڈ تعینات کر دی جو تاحال متعین

باقی صفحہ ۲ پر

قادیانیوں نے اپنی ایک مردار نی مسلم قبرستان میں دبا دی
اٹک شہر میں زبردست احتجاج، تحریک چلانے کا اعلان

موضع سروالہ میں ایک قادیانی عورت کی لاش کو مسلمانوں کے قبرستان میں ۷ جنوری کو دفن کیا گیا۔ تفصیل کے مطابق سروالہ گاؤں جو اٹک شہر سے تقریباً تین کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ ایک قادیانی انسپکٹر اورنگ زیب جو حال میں جہلم میں سروس کر رہا ہے۔ اس کی بیوی مردار ہو گئی۔ گاؤں میں مشہور ہے کہ یہ قادیانی خاندان بستی کے مالکان میں سے ہے۔ جب یہ قادیانی عورت مردار ہوئی تو ختم نبوت یوتھ فورس کے رضاکاروں کو پتہ چلا کہ کہیں قادیانی اپنی مردہ لاش کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کر دیں۔ اس خدشہ کے پیش نظر کہ مرنے والی عورت ایک ملک اور پھر خاص انسپکٹر کی بیوی ہے۔ تو قادیانی ضرور کوئی نہ کوئی ناجائز حرکت کریں گے ان تمام واقعات کے پیش نظر ختم نبوت یوتھ فورس پنجاب کے جنرل سیکرٹری فخر الاسلام فیصل، ضلعی جنرل سیکرٹری عتیق الرحمٰن اپنے چند ساتھیوں کو ساتھ لے کر صوبائی وزیر زکوٰۃ جناب قاری سعید الرحمٰن صاحب جو اٹک کے دورے پر تھے ان کو ملے اور ساری صورت حال سے آگاہ کیا۔ وفد کے سامنے قاری صاحب نے ٹیلی فون پر ایس پی اور ایس ایچ او کو ٹیلی فون کیا۔ اور زوردار لفظوں میں کہا کہ یہ معاملہ بڑا حساس ہے ذرا سی غفلت اور لاپرواہی سارے پنجاب کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے اور قادیانی لاش مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دی جائے۔ قاری صاحب چونکہ پنجاب حکومت کی ذمہ دار شخصیت ہیں۔ اس لئے وفد مطمئن ہو گیا کہ مقامی انتظامیہ واقعہ کی نزاکت کا احساس کرے گی اور قادیانی لاش کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرنے دیں گے۔ لیکن ایسے مسئلوں پر ہمیشہ انتظامیہ والے من مانی کرتے ہیں خصوصاً جبکہ یہ لاش ایک قادیانی انسپکٹر کی بیوی کی ہے کیونکہ ہمارے پولیس والے محمد رسول اللہ ﷺ سے زیادہ اپنے کلیگ کو ترجیح دیتے ہیں۔ پھر بھی اس موقعہ پر ایس پی نے ایس ایچ او راجہ رزاق کو مطلع کیا کہ سروالہ گاؤں میں جا کر اس مسئلے کو حل کریں چنانچہ صرف برائے نام گارڈ صرف تین سپاہیوں پر مشتمل تھی روانہ کر دی گئی۔ ختم نبوت یوتھ فورس کے ذمہ دار بھی پولیس کے ساتھ صرف سیکورٹی کی غرض سے پولیس کی کارگردگی دیکھنے کے لئے گئے۔ چونکہ جناب صوبائی وزیر صاحب نے بھی وفد کو کہا تھا کہ آپ پولیس کی سیکورٹی کریں۔ جب یہ قافلہ قبرستان پہنچا تو قبرستان میں منظر کچھ اور ہی تھا قادیانیوں نے مردار کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانے کا مکمل پروگرام بنایا ہوا تھا۔ بلکہ نجس اور مردار لاش پر کلمہ طیبہ اور آیت الکرسی والی چادر ڈالی گئی تھی یہ بھی شعائر اسلامی کی توہین ہے۔ اس کے علاوہ قادیانیوں نے قبرستان کے جنازہ گاہ میں سرعام نماز جنازہ پڑھایا۔ جب فخر الاسلام فیصل نے ایس ایچ او کو بتایا کہ دوسرے علاقوں سے مرزائیوں کی بہت زیادہ تعداد اس لاش کو مسلمانوں کے قبرستان میں زبردستی دفنانے کے لئے آئی ہے۔ جو اسلحہ سے لیس ہے جن کی تعداد ۲۵۰ کے لگ بھگ ہے۔ چونکہ مذہبی اور خصوصاً قادیانیت کے مسئلے پر مسلمانوں کی بے حسی کا عالم تو مشہور ہے اس مردار کے ساتھ یہاں قادیانیوں کی بڑی تعداد تھی وہاں مسلمانوں کی بھی ایک بڑی تعداد تھی جو جنازہ گاہ کی ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ فخر الاسلام فیصل نے اونچی آواز میں ایس ایچ او اور بے حس مسلمانوں کو بتایا کہ مرزائی نہ صرف مسلمانوں کے قبرستان میں لاش کو دفنانے بلکہ آپ کے سامنے نماز جنازہ پڑھنے اور اس نجس لاش پر قرآنی آیات کی چادر بھی اسی بات کا ثبوت ہے کہ قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں آپ ان کو روکیں۔ ایس ایچ او راجہ رزاق نے انکار کر دیا چنانچہ ابھی یہ باتیں جاری تھیں کہ جنازہ گاہ سے قادیانیوں کی صفوں سے مرزائی غنڈے اور بدمعاش جو پہلے سے موجود تھے۔ ہمارے نوجوانوں کی طرف آئے اور مارنا شروع کر دیا۔ ختم نبوت یوتھ فورس ضلعی سیکرٹری عتیق الرحمٰن شدید زخمی ہو گئے۔ صوبائی وزیر کے کہنے کے باوجود پولیس کی موجودگی میں قادیانیوں نے مردہ لاش کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر کے قانون کی پابندی نہیں کی کیا ہے پاکستان کا قانون اتنا مقدس نہیں۔ جتنا کہ مرزا قادیان کا مذہب باطلہ مقدس ہے۔ اس تمام واقعہ کی اطلاع ایس پی کو دی انتظامیہ کے بڑے بڑے افسر سے ملاقات کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے قادیانی افسر ہمارے مسلمانوں افسروں پر اثرانداز ہیں۔ دوسرے دن مقامی کالج کے نوجوانوں اور ختم نبوت یوتھ فورس کے نوجوانوں نے ایک زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اور مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ قادیانی لاش کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکالا جائے۔ غنڈہ گردی کرنے والوں اور آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے والے تمام قادیانیوں کو گرفتار کیا جائے احتجاجی مظاہرہ دوسرے دن بھی جاری رہا۔ منگل والے دن ڈی سی اٹک نے علماء کرام اور ختم نبوت یوتھ فورس کے ایک وفد سے ملاقات کی۔ اس وفد میں حافظ محمد اکرم طوفانی صاحب، حافظ محمد صدیق صاحب، فخر الاسلام فیصل، محمد اکرم کونسلر، شیخ عبدالقدوس صاحب، عرفان صاحب، شاہین اشرف صاحب شامل تھے۔ ہمارے مطالبات یہ تھے جس کو ڈی سی کے سامنے رکھا گیا حل نہ ہونے کی صورت میں احتجاجی تحریک جاری رہے گی۔

۱۔ ایس ایچ او تھانہ صدر کو فی الفور معطل کیا جائے۔
۲۔ قادیانی عورت کی لاش کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکالا جائے
۳۔ ۲۹۸/سی کے تحت تمام ان مرزائیوں کو گرفتار کیا جائے جنہوں نے جنازہ پڑھا اور نجس عورت کے مردے پر قرآنی آیات والی چادر ڈالی ان تمام کو گرفتار کیا جائے۔

بعد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حافظ محمد اکرم طوفانی صاحب نے واضح کیا کہ انتظامیہ ہوش کرے اور ہم کو مجبور نہ کریں کہ اٹک جیسا پُرامن شہر تحریک کی زد میں آ جائے اور ہم کو پنجاب کی سطح پر تحریک چلانی پڑ جائے اور اگر جلد از جلد انتظامیہ نے کارروائی نہ کی تو مختلف شہروں سے ختم نبوت یوتھ فورس کے رضاکاروں کے قافلے اٹک آنا شروع ہو جائیں گے انہوں نے کہا کہ سرگودھا شہر سے دس بسیں اٹک آنے کے لئے تیار ہیں۔ پریس کانفرنس کے دوران پنجاب کے جنرل سیکرٹری۔

باقی صہ ۱۳ پر

قادیانی مشہور مسلم سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر کیخلاف سازشیں کر رہے ہیں

عالمی مجلس فیصل کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کا ٹیلیگرام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر غلام اسحاق خان، وزیراعظم مسز بے نظیر بھٹو اور چیف آف دی آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر اٹامک انرجی کمشن سے تمام قادیانی غیر مسلموں کو باہر نکالا جائے ٹیلی گرام میں کہا گیا کہ دنیا کے مایہ ناز مسلمان ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان ایک نہایت محب وطن اور سچے مسلمان (مسلمان) کی حیثیت سے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو پاکستان کو ایک طاقتور اور ترقی یافتہ ملک بنانے کے لئے بروئے کار لا رہے ہیں ان کے عظیم کارناموں سے ہر پاکستانی بخوبی آگاہ ہے اور ہر سچا طور پر اپنے اس عظیم سائنسدان پر فخر محسوس کرتا ہے۔ جبکہ بعض پاکستان دشمن عناصر جن میں یہود و ہنود لابی اور قادیانی شامل ہیں۔ پاکستان کو ایٹمی شعبہ میں طاقتور ہوتے دیکھنا برداشت نہیں کرتے اور ان کے خلاف سرگرم عمل ہیں۔ اور وہ پاکستان کو ان کی ان خدمات سے محروم کرنے کی سازشوں میں مصروف ہیں۔ ان عناصر کی ان پاکستان مخالفانہ سرگرمیوں کے نتیجے میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے یا پھر یہ پاکستان دشمن عناصر پاکستان کو ان کی خدمات سے محروم کرنے پر تلے ہوئے ہیں ٹیلی گرام میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے مکمل تحفظ کے لئے سخت اور موثر اقدامات کئے جائیں اور انہیں ان کے موجودہ عہدہ سے الگ کرنے کی سازشوں کو ناکام بنانے کی لئے ضروری قدم اٹھائے جائیں تار میں مزید مطالبہ کیا گیا ہے کہ قادیانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام غیر مسلم کو پاکستان کے اہم ایٹمی مراکز یا دوسرے کسی حساس ادارے میں کسی بھی عہدے پر تعینات نہ کیا جائے کیونکہ ایسا کرنے سے قوم و ملک کو سخت اور ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا شدید خطرہ لاحق ہو سکتا ہے اس لئے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا کسی بھی ایٹمی ادارے میں داخلہ ممنوع قرار دیا جائے ٹیلی گرام میں اٹامک انرجی کمشن میں قادیانی ملازمین کی تعداد میں اضافہ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس صورت حال کی فوری اصلاح کی جائے اور اٹامک انرجی کمشن کے چیئرمین منیر احمد خان کو تبدیل کرکے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے مشورہ سے کسی دوسرے باصلاحیت سائنسدان کو کمشن کا چیئرمین مقرر کیا جائے۔

ایڈز زدہ افراد کی تعداد بڑھ گئی۔

جنیوا (دانش) ۱۹۸۹ء کے دوران دنیا میں ایڈز میں تشویشناک حد تک اضافہ ہوا ہے عالمی پیمانے پر اس بیماری کی روک تھام کے لئے کی جانے والی کوششوں کے باوجود مہلک بیماری میں مبتلا افراد کی تعداد میں ۵۰ فیصد اضافہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے اور ان افراد کی تعداد ۲ لاکھ سے بڑھ کر ہے۔ ۱۷۷ ممالک یا علاقوں سے ۱۹۸۹ء کے آخر میں عالمی ادارہ صحت کو موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق ۲ لاکھ ۳ ہزار ۵۹۹ افراد اس مہلک بیماری میں مبتلا ہوئے اس کے مقابلے میں ۱۹۸۸ء کے آخر میں یہ تعداد ایک لاکھ ۴۳ ہزار ۹۷۶ تھی عالمی ادارہ صحت کے ایڈز کے انسداد کے پروگرام کے سربراہ ڈاکٹر جوناتھن خان نے کہا کہ انسداد کے خلاف جدوجہد میں ہم ایک نازک دور میں داخل ہوگئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بیماری کے پھیلاؤ کی رفتار اور اس کی انسداد کی کوششوں میں خلا کے بڑھ جانے کا خطرہ ہے۔ براعظم امریکہ میں ۱۹۸۸ء کے آخر میں ایڈز میں مبتلا افراد کی تعداد ۹۳ ہزار ۲۳، ۷ تھی جو ۱۹۸۹ء میں بڑھ کر ایک لاکھ ۴۴، ۵۳۹ ہوگئی افریقہ میں ۱۹۸۸ء کی تعداد ۲۰ ہزار ۹۰۵ تھی جو بڑھ کر ۳۸ ہزار ۲۴۸ ہوگئی یورپ میں ۱۹۸۸ء کے آخر میں یہ تعداد ۱۶ ہزار ۸۸۳ تھی جو ۱۹۸۹ء میں بڑھ کر ۲۱ ہزار ۵۷۴ ہوگئی اوشیانا (آسٹریلیا نیوزی لینڈ) ایک ہزار ۸۰ سے بڑھ کر ایک ہزار ۳۴۷، اور ایشیا میں ۲۸۵ سے بڑھ کر ۴۹۳ ہوگئی۔

فوج سے قادیانیوں اور قادیانی افسروں کو نکالا جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد صاحب نے ایک اور ٹیلی گرام کے ذریعے چیف آف دی آرمی سٹاف جنرل مرزا محمد اسلم بیگ کو پاکستان میں مسلح افواج کی تاریخ ساز "ضرب مومن" جنگی مشقوں کی کامیابی پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی غیر مسلموں کو افواج پاکستان سے باہر نکالا جائے تار میں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آرمی نے "ضرب مومن" کی تمام تاریخی مشقیں مکمل کرلی ہیں۔ یہ مشقیں جہاد کے فروغ میں مددگار ثابت ہوں گی جن سے افواج پاکستان کے اعلیٰ کردار کی تربیت ہوگی اور ساتھ ہی مسلمانوں کے اندر بھی ایمانی جذبہ پیدا ہوگا۔ ٹیلی گرام میں استدعا کی گئی ہے کہ جہاد کو حرام قرار دینے والے مرزا غلام قادیانی جعلی نبی کے پیروکار جو الحمدللہ بھارت کے قائل ہیں قادیانی غیر مسلم تمام فوجی افسران جوان باہر نکالے جائیں اور آئندہ فوج میں قادیانیوں کی بھرتی پر پابندی لگائی جائے قادیانی لوگوں کے لئے علیحدہ میس بنائی جائے اور اسلام دشمن قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔

قارئین کی توجہ کے لئے

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کے خطبات زیر ترتیب ہیں۔ جن احباب کے پاس آپ کے کیسٹ یا تقاریر لکھی ہوئی ہوں۔ براہ کرم ان کی نقول درج ذیل پتہ پر ارسال فرما کر ایک عظیم ملی و قومی فریضہ کی ادائیگی میں ممد و معاون ثابت ہوں یا اپنے پتہ سے آگاہ فرمائیں تاکہ رابطہ کیا جاسکے۔ ایسے احباب کا نام اور پتہ بھی لکھئے جن سے مذکورہ مواد ملنے کی توقع ہو کیسٹ یا تقاریر کی ترسیل میں انشاءاللہ العزیز جملہ اخراجات ادا کئے جائیں گے۔

محمد اسماعیل شجاع آبادی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ۳۹۔ بی غلہ منڈی بہاولپور

بقیہ: ڈیرہ اسمٰعیل خان

س: اگر کوئی آدمی جان بوجھ کر یہ قسم اٹھائے کہ میں شادی نہیں کروں گا یا طلاق اٹھائے کہ جب میں شادی کروں تو میری بیوی پر طلاق ہو اور پھر مجبوراً اس کا نکاح ماں باپ کر دیں تو نکاح ہو جائیگا یا نہیں؟

ج: نکاح ہو جائے گا اور نکاح کے ساتھ ہی طلاق ہو جائے گی۔ اس کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ کوئی دوسرا آدمی اس کے حکم اور مشورہ کے ساتھ نکاح کرا دے اور یہ شخص زبان سے نکاح کی منظوری نہ دے بلکہ عمل سے دیدے مثلاً مہر بھیج دے اب طلاق نہیں ہوگی۔

بقیہ: تذکرہ شہداء یمامہ

یہ ان چھ بزرگوں میں سے ہیں جو کعب بن اشرف یہودی کے قتل میں شامل تھے۔

جنگ یمامہ میں مردانہ وار لڑتے ہوئے مرتدین کو مارتے ہوئے بعمر ۵۴ سال شہید ہوئے۔

ثابت بن ہزال بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

بدر اور جملہ مشاہد میں حاضر رہے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

ثابت بن خالد بن نعمان بن خنساء الانصاری رضی اللہ عنہ

بنو مالک بن النجار میں سے ہیں بدر و احد میں حاضر ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

ایاس بن ورقہ الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

بنو سالم بن عوف بن خزرج سے ہیں بدر میں حاضر ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔

بقیہ: عجز و انکساری

ہو رہے اور ہمیشہ آپؓ رکوع اور سجدہ کرتے اور روتے رات دن کے اوقات میں گڑگڑاتے یہاں تک کہ اللہ نے اپنی رحمت اور رضوان کی طرف اٹھا لیا۔ عمرؓ نہ اچھا کھانا کھائے گا اور نہ نرم کپڑا پہنے گا اس کیلئے اپنے دونوں ساتھیوں کا اسوہ (عمل) کافی ہے اور نہ سوائے نمک اور روغن زیتون کے دوسرے سالن کو جمع کرے گا اور میں گوشت مہینہ میں صرف ایک مرتبہ کھاؤں گا۔ خواہ قوم کو یہ باتیں کتنی ہی ناپسندیدہ ہوں۔ یہ دونوں آپؓ کے پاس سے نکلیں اور اس کی اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خبر دی چنانچہ حضرت عمرؓ نے ہمیشہ اسی طرح (انکساری و خاکساری) سے بسر اوقات کی۔ یہاں تک کہ وہ اللہ عزوجل سے جا ملے۔

بقیہ: لباس

کا خدا انکے اطمینان سے۔ اور زہد اس کا خدا کے واسطے نہ بہشت کے لئے اور یہ علامت صابر و زاہد کے خلوص کی ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء)

ابراہیم بن یزید نخعیؒ: آپ نے فرمایا کہ ایمان کے بعد بندہ کو جو چیزیں ملتی ہیں۔ ان میں سب سے افضل ایذا پر صبر کرنا ہے۔ (طبقات الکبریٰ)

بزرگان دین کے قیمتی اقوال کو پڑھ کر عمل کریں۔ اللہ پاک صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اِحتسابِ قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما مولانا لال حسین اخترؒ کے چودہ رسائل کا مجموعہ، بہترین جلد، آرٹ پیپر کا رنگین کور، عمدہ کاغذ، لاجواب طباعت کمپیوٹر کتابت، صفحات ۲۸۰ — جسے عالمی مجلس کے مرکزی شعبہ نشر و اشاعت نے سال ختم نبوت ۱۹۸۹ء کے آخری تحفہ کے طور پر شائع کیا ہے جس میں "مولانا مرحوم" کی کتاب "ترکِ مرزائیت" جو عرصہ دراز سے نایاب تھی، جس کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ امام العصر مولانا سید محمد انور شاہ محدث کشمیریؒ نے اپنی آخری تصنیف "خاتم النبیین" میں اس کے حوالہ جات نقل کیے تھے، وہ بھی شاملِ اشاعت ہے، مولانا لال حسین اخترؒ نے زندگی بھر جو کچھ "ردِ قادیانیت" پر تحریر کیا، ان سب کو اس مجموعہ میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اس کی کل اصل قیمت ساٹھ ۶۰ روپے ہے۔ مگر مجلس نے رعایتی قیمت صرف پچیس ۲۵ روپے میں فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ڈاک خرچ دس ۱۰ روپے کل ۳۵/۰۰ روپے کا منی آرڈر بھیج کر کتاب کو حاصل کرنے کا نادر موقعہ ہے۔ محدود اشاعت ہے۔ آج ہی خریدار بنیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔

ترسیل زر کیلئے

ناظم دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ

ملتان، پاکستان، فون نمبر ۴۰۹۷۸

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

منقبت سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

ازقلم :- سید سلمان احمد عباسی ٹوبہ ٹیک سنگھ

معاویہؓ صحابی امامِ مرسلین ہے
مطیعِ راشدین ہے ، مطاعِ عادلین ہے
وہ ہادی اور مہدی ہے نبیؐ نے دی جسے دُعا
وہ راہیٔ رہِ صفا ، وہ ہادی رہِ خُدا

وہ مقتدائے دین ہے ، وہ خالِ مومنین ہے
خلیفۂ و امامِ حق ، امیرِ مومنین ہے
وہ سربراہ اولیا ، وہ صدرِ بزمِ اتقیا
وہ راہ بر ، وہ راہنما ، امامِ برحقِ ہدیٰ

وہ کاتبِ کلامِ حق ، وہ تیغِ بے نیامِ حق
وہ پاس دارِ نامِ حق ، نظامِ حق امامِ حق!

وہ جس کی بات تا ابد ، ہے معتبر و معتمد
مجسمہ وہ عدل کا ، نشاں خدا کے فضل کا
وہ صاحبِ رسول ہے ، برادرِ رسولؐ ہے
حسنؓ حسینؓ کا امیر ، وہ بے عدیل و بے نظیر

وہ مجتہد ہے مستند ، حسنؓ نے دی اسے سند
عَلَم خلوص و وصل کا ، عدوِ شقاق و فصل کا
نہ جس کو یہ قبول ہے ، ظلوم ہے جہول ہے
صفا و صلح کا سفیر ، امامِ برحق و شہیر

وہ سربراہِ فئتہِ عظیمِ مسلمین ہے!
حسنؓ نے اس سے صلح کی علیؓ کا جانشین ہے!

دلیل کاملین ہے ، عمیدِ عارفین ہے
وہ صاحبِ تدبر و سیاست عظیم ہے

حبیب مومنین ہے ، وہ غیض کافرین ہے
وہ زینتِ خلافتِ رسالتِ کریم ہے

علیم ہے معاویہؓ ، کریم ہے معاویہؓ !
حلیم ہے معاویہؓ ، عظیم ہے معاویہؓ

وہ سر بسر جمال ہے ، وہ پیکرِ جلال ہے
خلیفۂ خلیفۂ خدائے ذوالجلال ہے